Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2015

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ　وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّ اَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 62

ایڈیٹر

منیر احمد خادمؔ

نائبین

قریشی محمد فضل اللہ

تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ

بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

شمارہ 40

شرح چندہ

سالانہ 550 روپے

بیرونی ممالک

بذریعہ ہوائی ڈاک

50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن

80 کینیڈین ڈالر

یا 60 یورو

26 ذوالقعدۃ 1434 ہجری قمری 3 اخاء 1392 ہش 3/ اکتوبر 2013ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارك لنا فی عمرہ وامرہ۔

قربانی کی اہمیت اُس کے فلسفہ اور احکام کے متعلق اسلامی تعلیمات

ارشادات باری تعالیٰ

وَلِکُلِّ اُمَّۃٍ جَعَلۡنَا مَنۡسَکًا لِّیَذۡکُرُوا اسۡمَ اللّٰہِ عَلٰی مَا رَزَقَہُمۡ مِّنۡۢ بَہِیۡمَۃِ الۡاَنۡعَامِ ؕ فَاِلٰـہُکُمۡ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ فَلَہٗۤ اَسۡلِمُوۡا ؕ وَبَشِّرِ الۡمُخۡبِتِیۡنَ ○

وَالۡبُدۡنَ جَعَلۡنٰہَا لَکُمۡ مِّنۡ شَعَآئِرِ اللّٰہِ لَکُمۡ فِیۡہَا خَیۡرٌ ٭ۖ فَاذۡکُرُوا اسۡمَ اللّٰہِ عَلَیۡہَا صَوَآفَّ ۚ فَاِذَا وَجَبَتۡ جُنُوۡبُہَا فَکُلُوۡا مِنۡہَا وَاَطۡعِمُوا الۡقَانِعَ وَالۡمُعۡتَرَّ ؕ کَذٰلِکَ سَخَّرۡنٰہَا لَکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَشۡکُرُوۡنَ ○ لَنۡ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوۡمُہَا وَلَا دِمَآؤُہَا وَلٰکِنۡ یَّنَالُہُ التَّقۡوٰی مِنۡکُمۡ ؕ کَذٰلِکَ سَخَّرَہَا لَکُمۡ لِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا ہَدٰىکُمۡ ؕ وَبَشِّرِ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ○

(الحج آیت ۳۵ و ۳۷-۳۸)

ترجمہ: اور ہر ایک قوم کیلئے ہم نے قربانی کا ایک طریق مقرر کیا ہے تا کہ وہ ان چار پایوں پر جو اللہ نے اُن کو بخشے ہیں اللہ کا نام لیں۔ (پس یاد رکھو کہ) تمہارا خدا ایک خدا ہے پس تم اسی کی فرمانبرداری کرو۔ اور جو (خدا کے سامنے) عاجزی کرنے والے ہیں اُن کو خوشخبری دیدے۔ اور ہم نے قربانی کے اونٹوں کو تمہارے لئے شعائر اللہ بنا دیا ہے ان میں تمہارے لیے بہت بھلائی ہے۔ پس انہیں صفوں میں کھڑا کر کے ان پر خدا کا نام لو اور جب ان کے پہلو زمین پر لگ جائیں تو ان (کے گوشت) میں سے خود بھی کھاؤ اور ان کو بھی کھلاؤ جو اپنی غربت پر قانع ہیں اور ان کو بھی کھلاؤ جو اپنی غربت سے پریشان ہیں۔ اسی طرح ہم نے ان جانوروں کو تمہارے فائدہ کیلئے بنایا ہے تا کہ تم شکر گزار بنو۔ (یاد رکھو کہ) ان قربانیوں کے گوشت اور خون ہرگز اللہ تک نہیں پہنچتے لیکن تمہارے دل کا تقویٰ اللہ تک پہنچتا ہے (درحقیقت) اس طرح اللہ نے ان قربانیوں کو تمہاری خدمت میں لگا دیا ہے تا کہ اللہ کی ہدایت کی وجہ سے اس کی بڑائی بیان کرو۔ اور تُو اسلام کے احکام کو پوری طرح ادا کرنے والوں کو بشارت دے۔

ارشادات نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عَنۡ مُخۡنَفِ بۡنِ سَلِیۡمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ نَحۡنُ وُقُوۡفٌ مَعَ رَسُوۡلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ قَالَ یَا اَیُّہَا النَّاسُ! اِنَّ عَلٰی اَہۡلِ کُلِّ بَیۡتٍ فِیۡ کُلِّ عَامٍ اُضۡحِیَّۃً۔

(ابوداؤد کتاب الضحایا)

حضرت مخنف بن سلیمؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میدانِ عرفات میں ٹھہرے ہوئے تھے (وہاں) حضورؐ نے فرمایا ہر صاحبِ استطاعت گھر پر ہر سال قربانی ہے۔

عَنۡ جَابِرِ بۡنِ عَبۡدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ قَالَ : صَلَّیۡتُ مَعَ رَسُوۡلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ عِیۡدَ الۡأَضۡحٰی فَلَمَّا انۡصَرَفَ أُتِیَ بِکَبۡشٍ فَذَبَحَہٗ فَقَالَ بِسۡمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰھُمَّ ھٰذَا عَنِّیۡ وَعَنۡ مَنۡ لَمۡ یُضَحِّ مِنۡ اُمَّتِیۡ۔　(ترمذی کتاب الاضحی)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں نے عید الاضحی کی نماز پڑھی۔ اس کے بعد حضورؐ کے پاس ایک مینڈھا لایا گیا جسے آپؐ نے ذبح کیا۔ ذبح کرتے وقت آپؐ نے یہ الفاظ کہے۔ اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے۔ اے میرے خدا! یہ قربانی میری طرف سے اور میری امّت کے ان لوگوں کی طرف سے، جو قربانی نہیں کر سکتے، قبول فرما۔

ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دلوں کی پاکیزگی سچی قربانی ہے گوشت اور خون سچی قربانی نہیں۔ جس جگہ عام لوگ جانوروں کی قربانی کرتے ہیں خاص لوگ دلوں کو ذبح کرتے ہیں مگر خدا نے یہ قربانیاں بھی بند نہیں کیں تا معلوم ہو کہ ان قربانیوں کا بھی اِنسان سے تعلق ہے۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم (یادداشتیں صفحہ ۹) و پیغام صلح صفحہ ۵۹)

خدا تعالیٰ نے شریعتِ اسلام میں بہت سے ضروری احکام کے لیے نمونے قائم کئے ہیں چنانچہ انسان کو یہ حکم ہے کہ وہ اپنی تمام قوتوں کے ساتھ اور اپنے تمام وجود کے ساتھ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان ہو پس ظاہری قربانیاں اسی حالت کے لیے نمونہ ٹھہرائی گئی ہیں لیکن اصل غرض یہی قربانی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَنۡ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوۡمُہَا وَلَا دِمَآؤُہَا وَلٰکِنۡ یَّنَالُہُ التَّقۡوٰی مِنۡکُمۡ یعنی خدا کو تمہاری قربانیوں کا گوشت نہیں پہنچتا اور نہ خون پہنچتا ہے مگر تمہاری تقویٰ اس کو پہنچتی ہے یعنی اس سے اِتنا ڈرو کہ گویا اس کی راہ میں مر ہی جاؤ۔ جیسے تم اپنے ہاتھ سے قربانیاں ذبح کرتے ہو اسی طرح تم بھی خدا کی راہ میں ذبح ہو جاؤ۔ جب کوئی تقویٰ اس درجہ سے کم ہے تو ابھی وہ ناقص ہے۔

(چشمہ معرفت صفحہ ۹۱ حاشیہ)

راست باز لوگ رُوح اور روحانیت کی رُو سے خدا تعالیٰ کی طرف اُٹھائے جاتے ہیں نہ یہ کہ اُن کا گوشت اور پوست اور اُن کی ہڈیاں خدا تعالیٰ تک پہنچ جاتی ہیں۔ خدا تعالیٰ خود ایک آیت میں فرماتا ہے لَنۡ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوۡمُہَا وَلَا دِمَآؤُہَا وَلٰکِنۡ یَّنَالُہُ التَّقۡوٰی مِنۡکُمۡ یعنی خدا تعالیٰ تک گوشت اور خون قربانیوں کا ہرگز نہیں پہنچتا بلکہ اعمالِ صالحہ کی رُوح جو تقویٰ اور طہارت ہے وہ تمہاری طرف سے پہنچتی ہے۔

(ازالہ اوہام صفحہ ۲۸۷، ۲۸۸)

لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ

اداریہ

مسلمانوں کی زبوں حالی اور اُس کا حل

عصر حاضر میں اُمت مسلمہ کے ملکی اور عالمی سطح پر جو حالات ہیں وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ دنیا کے مختلف حصوں میں مسلمانوں کو اُن کے علماء کی غلط قیادت اور قرآن وسنت سے دوری کی وجہ سے حدف ستم بنایا جارہا ہے۔ حجاب برقعہ، مینار، داڑھی اور دیگر کئی اسلامی شعار نشانہ پر ہیں۔ ہر دہشت گردی کے واقعہ کا شک مسلمانوں کی طرف ہوتا ہے۔ تمام اقوام عالم مسلمانوں کو نشانہ بنانے کے لئے ایک متحدہ پلیٹ فارم پر جمع ہیں۔ عوامی تحریکات کے نام پر مصر، لیبیا، سیریا میں جو کچھ ہوا اور ہو رہا ہے وہ خبروں کی سرخیوں میں روز مشاہدہ میں آرہا ہے۔ مسلم خون کی ارزانی کا شمار ہی نہیں کیا جاسکتا۔ میانمار کے روھنگنیا مسلمان ہوں یا پاکستان میں دہشت گردوں کے ہاتھوں خودکش حملوں میں مارے جانے والے ناحق بے قصور مسلمان، غرض ہر جگہ مسلمان بدحالی، کس مپرسی، بیکسی اور پریشانی میں مبتلاء ہیں عام مسلمان کو سمجھ ہی نہیں آرہا کہ ان حالات سے نجات کا کیا لائحہ عمل اور طریقہ ہو؟

یہ تصویر کا ایک رُخ ہے جو کہ تمام مسلمانوں کیلئے حد درجہ کربناک اور انتہائی المناک ہے۔ تصویر کا دوسرا رُخ اس سے بھی زیادہ خطرناک اور باعث تشویش ہے، وہ یہ کہ مسلمان صحیح دینی اسلام سے منحرف ہوکر مختلف گروھوں اور فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں اور مختلف مکاتب اور مسالک کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرکے عزت و عظمت محسوس کرتے ہیں۔ مسلکی اختلافات انتہائی شدّت اختیار کر چکے ہیں۔ ایک مسلک کے ماننے والے دوسرے مسلک کے ماننے والوں سے انسانیت سوز برتاؤ کر رہے ہیں اور باوجود کلمہ گو ہونے کے دوسرے مسلک کو مسلمان ماننے سے انکاری ہیں۔ نہ صرف انکاری ہیں بلکہ مسلمان ہونے کے باوجود دوسرے مسلک والوں کو تکلیف پہنچانے کیلئے ہمہ وقت کوششیں کی جارہی ہیں۔ کسی بھی مذہبی مسلکی اخبار کو اٹھا کر دیکھ لیجئے۔ آپ کو ہماری بات پر یقین آجائے گا کہ واقعی اُمت مسلمہ فرقوں، مسلکوں میں بنٹ چکی ہے۔ بطور نمونہ صرف دو اخبارات کی نقول پیش ہیں۔

جماعت اسلامی کا ترجمان سہ روزہ اخبار دعوت ۲۸ مئی ۲۰۱۳ء کو مولوی عبدالحمید نعمانی زیر عنوان ''یہ پر تشدد مسلکی اختلافات ملت اسلامیہ کو کہاں لے جائیں گے؟'' ۔لکھتے ہیں۔

''پر تشدد مسلکی اختلافات کے نتیجہ میں جو حالات پیدا ہوئے اور ہو رہے ہیں اور جن کی وجہ سے اُمت خیر کی شبیہ، شر پسند اور فسادی اُمت کی بن رہی ہے ان کے لئے ۹۵ فیصد ذمہ دار وہی مسلمان ہیں، جو اپنے طرز عمل کو مثالی اور دوسرے کے فکر وعمل کو کفر وارتداد قرار دے کر اُن کو دائرہ اسلام سے باہر تصور کرتے کراتے ہیں۔''

''گزشتہ دنوں روزنامہ ''ہندو'' اور دیگر اخبارات میں مسلکی پر تشدد اختلافات سے پیدا ہونے والے حالات کے تناظر میں بہت کچھ سامنے آگیا ہے۔ یہ اور بات ہے کہ جتنا کچھ مسلم سماج میں ہو رہا ہے اس کا بہت کم حصہ میڈیا میں آتا ہے۔ لیکن اس کا مسلم سماج پر سماجی، سیاسی اور مذہبی لحاظ سے بہت ہی زیادہ اثر پڑ رہا ہے ابھی کچھ ہی دنوں کی بات ہے کہ بریلوی، دیوبندی کو عنوان بنا کر تین درجن سے زائد نکاح توڑ دیئے گئے۔ ہندی میں اشتعال انگیز پمفلٹ شائع کئے جارہے ہیں اور دونوں طرف سے لوگ مختلف واقعات کے تحت مقدمات کی زد میں ہیں اور خاص دہشت وسراسیمگی پیدا ہوئی ہے۔ مدارس خصوصاً مساجد پر قبضے کو لیکر ملک کے مختلف حصوں میں فریقین میں باہمی تصادم ہو رہا ہے۔''

شیعہ، سنی، دیوبندی، بریلوی اختلافات زبانی بحث ومباحثہ کے میدان سے نکل کر لڑائی جھگڑے مار پیٹ کے دنگل میں تبدیل ہو چکے ہیں۔ روزنامہ راشٹریہ سہارا ۱۵ جولائی ۲۰۱۳ کی خبر کی ایک سرخی ملاحظہ کریں۔ ''نماز کے دوران مسلکی تنازعہ۔ نصف درجن افراد زخمی۔ خبر کی تفصیل میں اخبار لکھتا ہے۔

''بچھراواں قصبہ کی جامع مسجد میں مسلکی معاملات کو لیکر فریقین میں جم کر اینٹ پتھر ولاٹھی ڈنڈے چلے۔ مار پیٹ کے بعد ناراض لوگوں نے تھانے کا گھیراؤ کرکے مظاہرہ کیا۔ قصبہ کی کرانہ مارکیٹ واقع جامع مسجد میں آج صبح نماز کے دوران دیوبندی و بریلوی مسلک کے ماننے والوں کے درمیان مار پیٹ ہوگئی۔ اس دوران اینٹ پتھر بھی چلے''

قارئین! قابل ذکر ہے کہ یہ واقعہ رمضان المبارک کے بابرکت مہینہ میں ہوا ہے۔

یہ ایک مسلک کی بات نہیں بلکہ ہر مسلک کے نام نہاد علماء دین، دوسرے مسلک پر کفر اور تکفیر کی تلواریں میان سے نکالے بیٹھے ہیں۔ اور حد تو یہ ہوگئی ہے کہ اب کون مسلمان ہے اور کون کافر؟ اس کا فیصلہ ملکی عدالتوں سے کرائے جانے کیلئے درخواستیں دائر کی جارہی ہیں۔ حالیہ واقعہ پر غور کریں آل انڈیا علماء مشائخ بورڈ نے اہل حدیث کے خلاف ایک میمورنڈم پاس کیا ہے اور اس تنظیم کے نام نہاد خود ساختہ امیر اشرف کچھوچھوی نے اس میمورنڈم کو صدر جمہوریہ، نائب صدر جمہوریہ، وزیر اعلیٰ، مرکز کے تقریباً تمام وزراء کے دفاتر اور وطن عزیز کے تمام صوبوں کے گورنر وغیرہ اور وزراء اعلیٰ کے پاس بھیجا ہے کہ فوری طور پر اس جماعت یعنی اہل حدیث کے خلاف پابندی عائد کی جائے۔ اس کے ماننے والوں کو گرفتار کیا جائے اور اس جماعت کو ممنوع قرار دیا جائے کیونکہ ہندوستان اور دیگر ممالک میں جو دہشت گردانہ کاروائیاں ہوتی ہیں۔ وہ تمام اس مسلک سے وابستہ افراد کا کام ہوتا ہے۔'' (مزید تفصیل کیلئے دیکھیں روزنامہ ہمارا سماج اردو صفحہ ۵ بعنوان ''ایک احمقانہ قدم'')

آخر مسلم علما کا یہ حال اور اُمت کی ایسی موجودہ حالت کیوں ہوئی ہے؟ یہ سوال ہر متقی، ایماندار مسلمان کے دل میں اُٹھتا ہے ۔ایک طرف قرآن مجید کا یہ دعویٰ ہے کہ دین اسلام مکمل اور کامل ہے اور یہ اُمت خیر اُمت ہے۔ تا قیامت اب کسی نبی اور نئی شریعت کی بنی نوع انسان کو ضرورت نہیں ہے۔ دوسری طرف مسلمانوں اور اُمت کی موجودہ حالت؟ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آج سے چودہ سو سال قبل ہی بیان فرمادیا تھا کہ

تَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ فَزْعَةٌ فَيَصِيْرُ النَّاسُ اِلٰى عُلَمَآئِهِمْ فَاِذَا هُمْ قِرَدَةٌ وَّخَنَازِيْرُ ۔

(کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۹۰ بحوالہ حدیقۃ الصالحین صفحہ ۸۵۳ حدیث ۹۱۳)

ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اُمّت پر ایک زمانہ اضطراب اور انتشار کا آئے گا لوگ اپنے علماء کے پاس رہنمائی کی اُمید سے جائیں گے تو وہ انہیں بندروں اور سؤروں کی طرح پائیں گے یعنی ان علماء کا اپنا کردار انتہائی خراب اور قابل شرم ہوگا۔

ان حالات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک موعود مہدی کی خبر دی تھی جس کی بیعت ہر مسلمان کیلئے فرض قرار دیتے ہوئے آپؐ نے فرمایا تھا کہ ''گھٹنوں کے بل بھی جانا پڑے تو جاؤ اور اُس کی بیعت کرو''

اللہ تعالیٰ کا بیحد فضل واحسان ہے کہ اُس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق آپ کی غلامی میں سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کو مسیح موعود ومہدی معہود بنا کر مبعوث فرمایا۔ آپ نے اس بات کا اعلان فرمایا کہ اب مسلکی اختلافات اور فرقہ وارانہ تشدد کا حل صرف اور صرف امام مہدی کی بیعت میں ہی ہے۔ اس کے علاوہ اُمت محمدیہ کیلئے اور کوئی چارہ نہیں ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

''چونکہ میں مسیح موعود ہوں اور خدا نے عام طور پر میرے لئے آسمان سے نشان ظاہر کئے ہیں پس جس شخص پر میرے مسیح موعود ہونے کے بارہ میں خدا کے نزدیک اتمام حجت ہو چکا ہے اور میرے دعویٰ پر وہ اطلاع پا چکا ہے وہ قابل مواخذہ ہوگا کیونکہ خدا کے فرستادوں سے دانستہ مُنہ پھیرنا ایسا امر نہیں ہے کہ اس پر کوئی گرفت نہ ہو۔ اس گناہ کا دادخواہ میں نہیں ہوں۔ بلکہ ایک ہی ہے جس کی تائید کے لئے میں بھیجا گیا یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ میرا نہیں بلکہ اس کا نافرمان ہے جس نے میرے آنے کی پیشگوئی کی۔''

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۸۴)

اسی طرح ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:۔

''میری حیثیت ایک معمولی مولوی کی حیثیت نہیں ہے بلکہ میری حیثیت سنن انبیاء کی سی حیثیت ہے۔ مجھے ایک سماوی آدمی مانو۔ پھر یہ سارے جھگڑے اور تمام نزاعیں جو مسلمانوں میں پڑی ہوئی ہیں ایک دم میں طے ہوسکتی ہیں۔ جو خدا کی طرف سے مامور ہوکر حکم بن کر آیا ہے جو معنی قرآن شریف کے وہ کرے گا وہی صحیح ہوں گے اور جس حدیث کو وہ صحیح قرار دے گا وہی صحیح حدیث ہوگی۔'' (ملفوظات جلد اول ایڈیشن ۲۰۰۳ صفحہ ۳۹۹)

اللہ تعالیٰ اُمت مسلمہ کو اُس کے موعود برحق امام مہدی کو جلد از جلد قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ تا مسلکی اختلافات کی دلدل سے رہائی ممکن ہوسکے۔

(شیخ مجاہد احمد شاستری)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسیح موعود علیہ السلام کی عیدالاضحیہ سے مناسبت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''آج عیدالضحیٰ کا دن ہے اور یہ عید ایک ایسے مہینے میں آتی ہے جس پر اسلامی مہینوں کا خاتمہ ہوتا ہے یعنی پھر محرم سے نیا سال شروع ہوتا ہے۔ یہ ایک سِرّ کی بات ہے کہ ایسے مہینہ میں عید کی گئی ہے۔ جس پر اِسلامی مہینہ کا یا زمانہ کا خاتمہ ہے اور یہ اس طرف اشارہ ہے کہ اس کو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آنے والے مسیحؑ سے بہت مناسبت ہے۔ وہ مناسبت کیا ہے؟ ایک یہ کہ ہمارے نبی کریم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخر زمانہ کے نبی تھے اور آپؐ کا وجودِ باجود اور وقت بعینہ گویا عیداضحیٰ کا وقت تھا، چنانچہ یہ امر مُسلمانوں کا بچہ بچہ بھی جانتا ہے کہ آپؐ نبی آخرالزمان تھے اور یہ مہینہ بھی آخرالشہور ہے اس لیے اس مہینہ کو آپؐ کی زندگی اور زمانہ سے مناسبت ہے۔

دوسری مناسبت چونکہ یہ مہینہ قربانی کا مہینہ کہلاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی حقیقی قربانیوں کا کامل نمونہ دکھانے کیلئے تشریف لائے تھے جیسے آپ لوگ بکری، اُونٹ، گائے، دُنبہ ذبح کرتے ہو ایسا ہی وہ زمانہ گذرا ہے جب آج سے تیرہ سو سال پیشتر خدا تعالیٰ کی راہ میں انسان ذبح ہوئے۔ حقیقی طور پر عیداضحیٰ وُہی تھی اور اُسی میں ضحیٰ کی روشنی تھی۔''

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۳۲۶ ایڈیشن ۲۰۰۳)

خطبہ جمعہ

یہ سال جماعت میں انتخابات کا سال ہے۔ امراء، صدران اور دوسرے مختلف عہدیداران کے انتخابات کئے جاتے ہیں۔ بعض جماعتوں میں یہ انتخابات شروع بھی ہو چکے ہیں۔ جماعت کے انتظامی ڈھانچے کو صحیح رنگ میں چلانے کے لئے جہاں یہ انتخابات ضروری ہیں، وہاں اس کام کو احسن رنگ میں آگے بڑھانے کے لئے عُہدوں کا حق ادا کرنے کے لئے صحیح افراد کا انتخاب بھی بہت ضروری ہے۔

اگر تمہیں کسی کے بارے میں صحیح معلومات نہیں تو خدا تعالیٰ سے دعا کرو کہ اے خدا تیری نظر میں جو بہترین ہے، اُسے ووٹ ڈالنے کی مجھے توفیق عطا فرما۔ جب مومنین کی جماعت خدا تعالیٰ سے دعائیں مانگتے ہوئے عہدیدار منتخب کرتی ہے تو پھر اللہ تعالیٰ مومنین کا مددگار بھی ہو جاتا ہے۔

ہر قسم کے ذاتی رجحانات یا ذاتی پسندوں اور ذاتی تعلقات سے بالا ہو کر جس کام کے لئے کسی کو منتخب کرنا چاہتے ہیں، اُس کے حق میں اپنی رائے دیں۔

بعض مقامی عہدیداروں کے انتخابات کی حتمی منظوری اگر ملکی امیر دیتا ہے تو اُسے قواعد اس کی اجازت دیتے ہیں۔ کثرتِ رائے سے اختلاف کا وہ حق رکھتا ہے لیکن امراء کو کثرتِ رائے کا عموماً احترام کرنا چاہئے۔ تاہم اس دفعہ کے الیکشن کے لئے انگلستان اور یورپ کے ممالک اور امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا کے ممالک کے مقامی انتخابات میں بھی اگر کوئی تبدیلی کرنی ہوگی تو اس کے لئے بھی مجھ سے پہلے پوچھنا ہوگا۔ امراء خود تبدیلی نہیں کریں گے۔

امیر جماعت یا صدر جماعت یا متعلقہ سیکرٹری اگر کسی کو ایسے کام دیتے ہیں تو صرف ذاتی پسند اور تعلق پر نہ دیا کریں۔ بلکہ افرادِ جماعت کا تفصیلی جائزہ لیں اور یہ جائزہ لے کر پھر اُن میں سے جو بہترین نظر آئے اُسے کام سپرد کرنا چاہئے۔

انصاف کے ساتھ اپنے عہدوں اور تفویض کردہ کاموں کو سرانجام دو۔ جب انصاف قائم نہ ہو تو پھر کام میں برکت نہیں پڑتی، پھر اچھے نتائج کے بجائے بدنتائج نکلتے ہیں۔ ہر فردِ جماعت کے ساتھ انصاف پر مبنی تعلقات ہونے چاہئیں اور فیصلے اس کے مطابق ہونے چاہئیں۔

ہر عہدیدار کو یہ سوچنا چاہئے کہ میں ایک جماعتی عہدیدار ہوں اور کسی بھی قسم کی میری کمزوری جماعت کو متاثر کر سکتی ہے یا جماعت کے نام کو بدنام کرنے والی ہو سکتی ہے۔ اس لئے اُسے یہ حق بھی ادا کرنے والا ہونا چاہئے اور پھر اپنے نمونے قائم کرتے ہوئے دینی حقوق کے ساتھ ساتھ دنیاوی حقوق کی بھی مثال قائم کرنی چاہئے۔ ہر عہدیدار کو یہ سمجھنا چاہئے کہ اس کی ذات بھی اب ہر معاملے میں جماعتی مفادات کے تابع ہے۔

منتخب کرنے والوں کو بھی ایسے لوگوں کو منتخب کرنا چاہئے جو اپنے کاموں میں سنجیدہ ہوں اور منتخب شدہ لوگوں کو بھی اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے ذمہ داریوں کا حق ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا جو عہد کیا ہے سب سے زیادہ اُس کی پابندی عہدیداران کو کرنی چاہئے، چاہے وہ کسی بھی سطح کے عہدیدار ہوں۔

جب تک تقویٰ کے معیار اونچے نہیں ہوں گے اُس وقت تک اپنی امانتوں اور عُہدوں کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔

یہ امانتیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، خدا تعالیٰ کی بھی ہیں اور بندوں کی بھی۔ اور ایک عہدیداران دونوں طرح کی امانتوں کا امین ہے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 12 اپریل 2013ء بمطابق 12 شہادت 1392 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل 16 راگست 2013 کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰى اَهْلِهَا وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ۔ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا۔ (سورۃ النساء:59)

اس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ یقیناً اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے حقداروں کے سپرد کیا کرو اور جب تم لوگوں کے درمیان حکومت کرو تو انصاف کے ساتھ حکومت کرو۔ یقیناً بہت ہی عمدہ ہے جو اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے۔ یقیناً اللہ بہت سننے والا اور گہری نظر رکھنے والا ہے۔

یہ سال جیسا کہ تمام جماعتیں جانتی ہیں، جماعت میں انتخابات کا سال ہے۔ ہر تین سال بعد انتخابات ہوتے ہیں۔ امراء، صدران اور دوسرے مختلف عہدیداران کے انتخابات کئے جاتے ہیں۔ بعض جماعتوں میں یہ انتخابات شروع بھی ہو چکے ہیں۔ بڑی جماعتوں میں جو مجالسِ انتخابات منتخب ہوتی ہیں، اُن کے انتخابات ہو رہے ہیں۔ یہ مجالسِ انتخاب پھر اپنے عہدیداران کا انتخاب کرتی ہیں۔ بہرحال جماعت کے انتظامی ڈھانچے کو صحیح رنگ میں چلانے کے لئے جہاں یہ انتخابات ضروری ہیں، وہاں اس کام کو احسن رنگ میں آگے بڑھانے کے لئے، عُہدوں کا حق ادا کرنے کے لئے صحیح افراد کا انتخاب بھی بہت ضروری ہے۔ اور یہ ایسا اہم امر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں اس امر کی طرف مومنین کو توجہ دلائی ہے اور تفصیل سے بیان فرمایا ہے کہ تمہیں کس قسم کے عہدیداران منتخب کرنے چاہئیں اور عہدیداروں کو توجہ دلائی کہ صرف عہدے لینا کافی نہیں بلکہ اس کا حق ادا کرنا بھی ضروری ہے اور حق ادا نہ کرنے کی صورت میں تم اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لینے والے بنتے ہو۔

یہ آیت جو میں نے تلاوت کی ہے، اس میں اس بات کی وضاحت فرمائی گئی ہے۔ اس آیت میں پہلی ذمہ داری رائے دہی کا حق ادا کرنے والوں کی ہے کہ عُہدہ ایک امانت ہے اس لئے تمہاری نظر میں جو بہترین شخص ہے اُس کے حق میں اپنا ووٹ استعمال کرو۔ ووٹ دینے سے پہلے یہ جائزہ لو کہ آیا یہ اس عہدہ کا اہل بھی ہے کہ نہیں۔ جس کے حق میں تم ووٹ دے رہے ہو یا ووٹ دینا چاہتے ہو وہ اس عہدہ کا حق ادا کرنے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے یا نہیں؟ جتنی بڑی ذمہ داری کسی کے سپرد کرنے کے لئے آپ خلیفہ وقت کو مشورہ دینے کے لئے جمع ہوئے ہیں، اُتنی زیادہ سوچ بچار اور دعا کی ضرورت ہے۔ یہ نہیں کہ یہ شخص مجھے پسند ہے تو اُسے ووٹ دیا جائے۔ یا فلاں میرا عزیز ہے تو اُسے ووٹ دیا جائے۔ یا فلاں میرا برادری میں سے ہے، شیخ ہے، جٹ ہے، چوہدری

ہے، سیّد ہے، پٹھان ہے، راجپوت ہے، اس لئے اُس کو ووٹ دیا جائے۔ کوئی ذات پات عہدیدار منتخب کرنے کی راہ میں حائل نہیں ہونی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ جواب طلبی صرف عہدیدار کی نہیں کرتا کہ کیوں تم نے صحیح کام نہیں کیا۔ بلکہ ووٹ دینے والے بھی پوچھے جائیں گے کہ کیوں تم نے رائے دہی کا اپنا حق صحیح طور پر استعمال نہیں کیا۔

اللہ تعالیٰ نے آیت کے آخر میں یہ فرمایا کہ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا۔ کہ اللہ تعالیٰ بہت سننے والا اور گہری نظر رکھنے والا ہے۔ یہ ووٹ ڈالنے والوں کے لئے بھی ہے کہ اگر تمہیں کسی کے بارے میں صحیح معلومات نہیں تو خدا تعالیٰ سے دعا کرو کہ اے خدا! تیری نظر میں جو بہترین ہے، اُسے ووٹ ڈالنے کی مجھے توفیق عطا فرما۔ اور نیک نیتی سے کی گئی اس دعا کو خدا تعالیٰ جو سمیع و بصیر ہے، وہ سنتا ہے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بصیر بھی ہے۔ اُس کی تمہارے عملوں پر گہری نظر ہے۔ خدا تعالیٰ کو دھوکہ نہیں دیا جا سکتا۔ وہ دلوں کی پاتال تک سے واقف ہے۔ پس جب مومنین کی جماعت خدا تعالیٰ سے دعائیں مانگتے ہوئے عہدیدار منتخب کرتی ہے تو پھر اللہ تعالیٰ مومنین کا مددگار بھی ہو جاتا ہے۔ جماعتی نظام میں تو ہماری یہ روایت ہے کہ ہر کام سے پہلے ہم دعا کرتے ہیں، دعا سے کام شروع کرتے ہیں۔ انتخابات سے پہلے بھی دعا کروائی جاتی ہے۔ اگر خالص ہو کر اللہ تعالیٰ سے رہنمائی لیتے ہوئے انتخابات کی کارروائی کی جائے تو اللہ تعالیٰ پھر اپنے فضلوں اور برکتوں سے نوازتا ہے۔

پس ہر ووٹ دینے والا اپنے ووٹ کی، اپنے رائے دہی کے حق کی اہمیت کو سمجھے۔ ہر قسم کے ذاتی رجحانات یا ذاتی پسندوں اور ذاتی تعلقات سے بالا ہو کر جس کام کے لئے کسی کو منتخب کرنا چاہتے ہیں، اُس کے حق میں اپنی رائے دیں۔ پرانے احمدی تو جانتے ہیں، نئے آنے والوں پر بھی واضح ہونا چاہئے، نوجوانوں پر بھی واضح ہونا چاہئے کہ انتخابات میں رائے دی جاتی ہے۔ حتمی فیصلہ خلیفۂ وقت کی طرف سے ہوتا ہے۔ بعض دفعہ کسی کے حق میں کثرت کے باوجود بعض وجوہات کی بِنا پر دوسرے کو (عہدیدار) بنا دیا جاتا ہے۔ یہ بھی واضح ہو کہ بعض مقامی عہدیداروں کے انتخابات کی حتمی منظوری اگر ملکی امیر دیتا ہے تو اُسے قواعد اس کی اجازت دیتے ہیں۔ کثرتِ رائے سے اختلاف کا وہ حق رکھتا ہے لیکن امراء کو کثرتِ رائے کا عموماً احترام کرنا چاہئے اور یہ بات نوٹ کر لیں، خاص طور پر انگلستان اور یورپ کے ممالک اور امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا کے ممالک کہ مقامی انتخابات میں قواعد نیشنل امیر کو اجازت دیتے ہیں کہ اگر وہ تبدیلی کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔ لیکن جن ملکوں کے میں نے نام لئے ہیں، اِس دفعہ کے الیکشن کیلئے اگر کوئی تبدیلی کرنی ہوگی تو اس کے لئے بھی مجھ سے پہلے پوچھنا ہوگا۔ یہاں سے منظوری لیں گے۔ امراء خود تبدیلی نہیں کریں گے۔ باقی پاکستان یا بھارت یا جو دیگر ممالک ہیں، وہ حسبِ قواعد مقامی انتخابات کے لئے منظوری کی کارروائی کر سکتے ہیں اور ہر ملک کی جو نیشنل عاملہ ہے اور بعض اور عہدیداران جو ہیں، اُن کی بہر حال یہیں مرکز سے منظوری لی جاتی ہے۔ خلیفۂ وقت سے منظوری لی جاتی ہے۔

اس آیت میں تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا (سورۃ النساء: 59) کہا گیا ہے۔ یہ عہدیداران کے لئے بھی ہے۔ بعض عہدے یا بعض کام ایسے ہیں جو بغیر انتخاب کے نامزد کر کے سپرد کئے جاتے ہیں۔ مثلاً سیکرٹری رشتہ ناطہ ہے، اس کا عہدہ ہے یا خدمت ہے یا بعض شعبوں میں بعض لوگوں کو کام تفویض کئے جاتے ہیں تو امیر جماعت یا صدر جماعت یا متعلقہ سیکرٹری اگر کسی کو ایسے کام دیتے ہیں تو صرف ذاتی پسند اور تعلق پر نہ دیا کریں بلکہ افرادِ جماعت کا تفصیلی جائزہ لیں اور یہ جائزہ لے کر پھر اُن میں سے جو بہترین نظر آئے اُسے کام سپرد کرنا چاہئے ورنہ یہ خویش پروری ہے اور اسلام میں ناپسند ہے۔ لیکن اگر کوئی اپنے کسی دوست یا عزیز کو کوئی کام سپرد کرتا ہے اور اُس کی بظاہر اُس کام کے لئے لیاقت بھی ہے تو پھر بعض لوگ جن کو اعتراض کرنے کی عادت ہے وہ بلاوجہ یہ اعتراض کر دیتے ہیں کہ اس نے اپنے قریبی کو فلاں عہدہ دے دیا۔ اُن کو یہ اعتراض نہیں کرنا چاہئے۔ کسی عہدیدار کا، کسی امیر کا عزیز ہونا یا قریبی ہونا کوئی گناہ نہیں ہے کہ اس کی وجہ سے اُس شخص کو خدمت سے محروم کر دیا جائے۔ یہ بات مَیں نے اس لئے واضح کر دی کہ بعض لوگوں کی طرف سے اس طرح کے اعتراض آ جاتے ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں عہدیداروں کو فرمایا ہے کہ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ۔ کہ انصاف کے ساتھ اپنے عہدوں اور تفویض کردہ کاموں کو سرانجام دو۔ اگر عدل نہیں ہوگا، انصاف نہیں ہوگا، خویش پروری ہوگی یا قرابت داری کا لحاظ رکھا جائے گا یا ایک کارکن سے ضرورت سے زیادہ باز پرس اور دوسرے سے بلاضرورت صَرفِ نظر ہوگی تو انصاف قائم نہیں رہ سکتا۔ اور جب انصاف قائم نہ ہو تو پھر کام میں برکت نہیں پڑتی، پھر اچھے نتائج کے بجائے بدنتائج نکلتے ہیں۔ اسی طرح صرف کام کرنے والوں کا ہی معاملہ نہیں ہے بلکہ ہر فردِ جماعت کے ساتھ انصاف پر مبنی تعلقات ہونے چاہئیں اور فیصلے اُس کے مطابق ہونے چاہئیں۔ یہ نہیں کہ فلاں شخص فلاں کا دوست ہے یا فلاں کا عزیز ہے یا فلاں خاندان کا ہے تو اُس سے اَور سلوک اور دوسرے سے اَور سلوک۔ اگر یہ باتیں ہوں تو یہ چیزیں پھر جماعت میں بے چینی پیدا کرتی ہیں۔ اسی طرح جب خلیفۂ وقت کی طرف سے رپورٹ کے لئے کہا جائے تو پھر رپورٹ بھی صحیح ہونی چاہئے کہ حکم تو تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ کا ہے۔ لیکن خلیفۂ وقت کو اگر غلط رپورٹ ہوگی تو خلیفۂ وقت سے بھی غلط فیصلہ ہو جائے گا اور غلط فیصلہ کروا کر اُسے بھی اپنے ساتھ گنہگار بنا رہے ہوں گے اور خود تو خیر بن ہی رہے ہوں گے۔ پس ہمیشہ جماعتی کاموں میں ان چیزوں کو مدّنظر رکھنا چاہئے۔ ہر کام، ہر خدمت جو دی جائے، اُس کو انتہائی سوچ بچار کر اور ایمانداری سے ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

پس عُہدے کوئی بڑائی نہیں بلکہ بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ دعاؤں کے ساتھ اپنی ذمہ داری کو نبھانے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ سمیع ہے، وہ تمہاری دعاؤں کو سنتا ہے، خاص طور پر جب خدا تعالیٰ کے حکموں پر پورا اترنے کی دعائیں کی جائیں تو اللہ تعالیٰ کی مدد ضرور شاملِ حال ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جس طرح رائے دینے والے پر، ووٹ دینے والے پر گہری نظر رکھنے والا ہے، اُسی طرح عہدیدار پر بھی اُس کی گہری نظر ہے۔ اگر اپنی ذمہ داری نہیں نبھائیں گے، اگر عدل اور انصاف سے فیصلے نہیں کریں گے، اگر اپنے کاموں کو اُن کا حق ادا کرتے ہوئے نہیں بجالائیں گے تو پھر خدا تعالیٰ جو ہر چیز کو دیکھ رہا ہے، وہ فرماتا ہے پھر تم پوچھے بھی جاؤ گے۔ تمہاری جواب طلبی ہوگی۔ پس یہ ہر اُس شخص کے لئے بہت خوف کا مقام ہے جس کے سپرد کوئی نہ کوئی خدمت کی جاتی ہے۔ لوگوں کو عُہدوں کی بڑی خواہش ہوتی ہے۔ لیکن اگر اُن کو پتہ ہو کہ یہ کتنی بڑی ذمہ داری ہے اور اس کا حق ادا نہ کرنے پر خدا تعالیٰ کی ناراضگی بھی ہو سکتی ہے اور اُس کی گرفت بھی ہو سکتی ہے تو ہر عہدیدار سب سے بڑھ کر، دوسروں سے بڑھ کر دن اور رات استغفار کرنے والا ہو۔

ہر عہدیدار کو یاد رکھنا چاہئے کہ ووٹ حاصل کرنے کے بعد یا عہدہ کی منظوری آ جانے کے بعد وہ آزاد نہیں ہو گیا۔ بلکہ ایسے بندھن میں بندھ گیا ہے جس کو نہ نبھانے کی صورت میں یا اپنی استعدادوں اور صلاحیتوں کے مطابق نہ بجالانے کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی لینے والا بھی ہو سکتا ہے۔ ہر عہدیدار نے ہر فردِ جماعت کا حق بھی ادا کرنا ہے اور جماعت کا مجموعی طور پر بحیثیت جماعت بھی حق ادا کرنا ہے۔ کیونکہ ہر عہدیدار کو یہ سوچنا چاہئے کہ مَیں ایک جماعتی عہدیدار ہوں اور کسی بھی قسم کی میری کمزوری جماعت کو متاثر کر سکتی ہے یا جماعت کے نام کو بدنام کرنے والی ہو سکتی ہے۔ اس لئے اُسے یہ حق بھی ادا کرنے والا ہونا چاہئے اور پھر اپنے نمونے قائم کرتے ہوئے دینی حقوق کے ساتھ ساتھ دنیاوی حقوق کی بھی مثال قائم کرنی چاہئے۔ یہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ یہ میرا ذاتی معاملہ ہے، مَیں اس میں جو مرضی کروں۔ جماعت سے اس کا کوئی تعلق نہیں، اس لئے مجھے آزادی ہے جو چاہوں مَیں کروں۔ ہر عہدیدار کو یہ سمجھنا چاہئے کہ اُس کی ذات بھی اب ہر معاملے میں جماعتی مفادات کے تابع ہے۔

پس یہ سوچ ہے جو ہر عہدیدار کو پیدا کرنی چاہئے اور ایسی سوچ رکھنے والوں کو ہی حقِّ رائے دینے والوں کو یا ووٹ دینے والوں کو منتخب کرنا چاہئے۔ یا دوسرے لفظوں میں جن کا تقویٰ کا معیار بلند ہو اُنہیں عہدیدار بنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اگر ہمارا دعویٰ اس زمانے کے امام کو مان کر تقویٰ کے معیاروں کو بلند کرنے کا ہے، اپنے ذمہ کی گئی امانتوں کا دوسروں سے بڑھ کر حق ادا کرنے کا یہ دعویٰ ہے تو ہمیں بہت فکر سے اپنی جماعتی ذمہ داریوں کو ادا کرنا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ (المؤمنون: 9) ”اور وہ لوگ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہدوں کا خیال رکھتے ہیں۔“ پس اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہر ایک کو اپنے اپنے دائرے میں سامنے رکھنے کی ضرورت ہے۔ اپنے سپرد کی گئی امانتوں کو سرسری طور پر ادا نہیں کرنا بلکہ گہرائی میں جا کر تمام باریکیوں کو سامنے رکھ کر اپنے کام سرانجام دینے ہیں۔

پس منتخب کرنے والوں کو بھی ایسے لوگوں کو منتخب کرنا چاہئے جو اپنے کاموں میں سنجیدہ ہوں اور منتخب شدہ لوگوں کو بھی اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے ذمہ داریوں کا حق ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا جو عہد کیا ہے سب سے زیادہ اُس کی پابندی عہدیداران کو کرنی چاہئے، چاہے وہ کسی بھی سطح کے عہدیدار ہوں۔

عہدے یا خدمت کرنے کی خواہش کا جذبہ تو جیسا کہ مَیں نے کہا بہت رکھتے ہیں حالانکہ عہدے کی خواہش تو ہونی بھی نہیں چاہئے۔ یہ تو ویسے ہی اسلامی تعلیم کے خلاف ہے۔ اگر خدمت کا جذبہ ہے اور اس کی خواہش ہے تو پھر جو خدمت سپرد کی جائے یا کوئی عہدہ سپرد کیا جائے تو پھر خدمت کرنے والوں کو، عہدیداروں کو یاد رکھنا چاہئے کہ اپنے تمام عہد پورے کئے بغیر کام نہیں ہو سکتا۔ اور عہد کس طرح پورے ہوں گے؟ اور کس معیار سے پورے ہوں گے؟ اور کیا معیار اس کا ہونا چاہئے؟ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

”خدا تعالیٰ نے اس آیتِ کریمہ میں ذکر فرمایا ہے۔ (یعنی آیتِ کریمہ) وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ...... جو صرف اپنے نفس میں یہی کمال نہیں رکھتے جو نفسِ امّارہ کی شہوات پر غالب آ گئے ہیں

Deals in: Rapair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian

گردھاری لال، ملکھی رام سیالکوٹ والے کی پرانی دُوکان
لوتھرا جیولرز قادیان
Kewal krishan & Karan Luthra
Shivala Chowk, Main Bazar , Qadian
Ph.9888 594 111, 8054 893 264
E-mail: luthrajewellers@live.com
LUTHRA JEWELLERS
SIGN OF PURITY
Since 1948

اوراس کے جذبات پر اُن کو فتح عظیم حاصل ہوگئی ہے بلکہ وہ حتی الوسع خدا اور اُس کی مخلوق کی تمام امانتوں اور تمام عہدوں کے ہرایک پہلو کا لحاظ رکھ کر تقویٰ کی باریک راہوں پر قدم مارنے کی کوشش کرتے ہیں اور جہاں تک طاقت ہے اُس راہ پر چلتے ہیں''۔(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 207)

فرمایا:''لفظ ''رَاعُوْن'' جواس آیت میں آیا ہے جس کے معنی ہیں رعایت رکھنے والے۔ یہ لفظ عرب کے محاورہ کے موافق اُس جگہ بولا جاتا ہے جہاں کوئی شخص اپنی قوت اور طاقت کے مطابق کسی امر کی باریک راہ پر چلنا اختیار کرتا ہے اوراس امر کے تمام دقائق بجالانا چاہتا ہے''۔(یعنی باریک ترین پہلو بجالانا چاہتا ہے)۔''اور کوئی پہلو اُس کا چھوڑنا نہیں چاہتا۔پس اس آیت کا حاصل مطلب یہ ہوا کہ وہ مومن جو......حتی الوسع اپنی موجودہ طاقت کے موافق تقویٰ کی باریک راہوں پر قدم مارتے ہیں اور کوئی پہلو تقویٰ کا جو امانتوں یا عہد کے متعلق ہے، خالی چھوڑنا نہیں چاہتے اور سب کی رعایت رکھنا اُن کا ملحوظِ نظر ہوتا ہے اور اس بات پر خوش نہیں ہوتے کہ موٹے طور پر اپنے تئیں امین اور صادق العہد قرار دے دیں''۔(اپنے آپ کو امین سمجھیں یا وعدے پورے کرنے والا قرار دے دیں)''بلکہ ڈرتے رہتے ہیں کہ درپردہ اُن سے کوئی خیانت ظہور پذیر نہ ہو۔پس طاقت کے موافق اپنے تمام معاملات میں توجہ سے غور کرتے رہتے ہیں کہ ایسا نہ ہو کہ اندرونی طور پر اُن میں کوئی نقص اور خرابی ہو اوراسی رعایت کا نام دوسرے لفظوں میں تقویٰ ہے''۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 208-207)

پھر آپ فرماتے ہیں:

''خلاصہ مطلب یہ کہ وہ مومن جو......اپنے معاملات میں خواہ خدا کے ساتھ ہیں، خواہ مخلوق کے ساتھ بے قید اور خلیع الرسن نہیں ہوتے بلکہ اس خوف سے کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک کسی اعتراض کے نیچے نہ آجاویں اپنی امانتوں اور عہدوں میں دُور دُور کا خیال رکھ لیتے ہیں اور ہمیشہ اپنی امانتوں اور عہدوں کی پڑتال کرتے رہتے ہیں اور تقویٰ کی دُوربین سے اُس کی اندرونی کیفیت کو دیکھتے رہتے ہیں تا ایسا نہ ہو کہ درپردہ اُن کی امانتوں اور عہدوں میں کچھ فتور ہو۔اور جو امانتیں خدا تعالیٰ کی اُن کے پاس ہیں جیسے تمام قویٰ اور تمام اعضاء اور جان اور مال اور عزت وغیرہ ان کو حتی الوسع اپنی بپابندی تقویٰ بہت احتیاط سے اپنے اپنے محل پر استعمال کرتے رہتے ہیں اور جو عہد ایمان لانے کے وقت خدا تعالیٰ سے کیا ہے کمال صدق سے حتی المقدور اُس کے پورا کرنے کے لئے کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ایسا ہی جو امانتیں مخلوق کی اُن کے پاس ہوں یا ایسی چیزیں جو امانتوں کے حکم میں ہوں، اُن سب میں تا بمقدور تقویٰ کی پابندی سے کاربند ہوتے ہیں۔اگر کوئی تنازع واقع ہو تو تقویٰ کو مدّنظر رکھ کر اُس کا فیصلہ کرتے ہیں۔گو اس فیصلہ میں نقصان اُٹھالیں......''۔

فرمایا:''......انسان کی تمام روحانی خوبصورتی تقویٰ کی تمام باریک راہوں پر قدم مارنا ہے۔تقویٰ کی باریک راہیں روحانی خوبصورتی کے لطیف نقوش اور خوش نما خط وخال ہیں۔اور ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کی امانتوں اور ایمانی عہدوں کی حتی الوسع رعایت کرنا اور سر سے پیر تک جتنے قویٰ اور اعضاء ہیں، جن میں ظاہری طور پر آنکھیں اور کان اور ہاتھ اور پیر اور دوسرے اعضاء ہیں اور باطنی طور پر دل اور دوسری قوتیں اور اخلاق ہیں۔ان کو جہاں تک طاقت ہو، ٹھیک ٹھیک محلِّ ضرورت پر استعمال کرنا اور ناجائز مواضع سے روکنا اور ان کے پوشیدہ حملوں سے متنبہ رہنا اوراسی کے مقابل پر حقوق العباد کا بھی لحاظ رکھنا، یہ وہ طریق ہے کہ انسان کی تمام روحانی خوبصورتی اس سے وابستہ ہے۔اور خدا تعالیٰ نے قرآنِ شریف میں تقویٰ کو لباس کے نام سے موسوم کیا ہے۔ چنانچہ لِبَاسُ التَّقْوٰی قرآنِ شریف کا لفظ ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ سے ہی پیدا ہوتی ہے۔اور تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی تمام امانتوں اور ایمانی عہد اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی حتّی الوسع رعایت رکھے۔یعنی اُن کے دقیق در دقیق پہلوؤں پر تا بمقدور کاربند ہو جائے۔'' (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 208 تا 210)

پس جب تک تقویٰ کے معیار اونچے نہیں ہوں گے، اُس وقت تک اپنی امانتوں اور عہدوں کا حق ادا نہیں ہوسکتا۔ یہ امانتیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، خدا تعالیٰ کی بھی ہیں اور بندوں کی بھی۔اور ایک عہدیدار خاص طور پر دونوں طرح کی امانتوں کا امین متصور ہوتا ہے اور ہے۔

پس مَیں پھر افرادِ جماعت کو، جنہوں نے اپنے عہدیدار منتخب کرنے ہیں توجہ دلاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے ہوئے، اُن کے حق میں رائے دیں جو دونوں طرح کی امانتوں اور عہدوں کا حق ادا کرنے والے ہوں۔اور یہ اُسی وقت ہوسکتا ہے جب ہر طرح جماعت کا تقویٰ کا معیار بھی بلند ہو۔ جب ہر ووٹ دینے والے کا تقویٰ کا معیار بلند ہوگا تبھی یہ حالت ہوگی۔ پس جماعت کے ہر فرد کو اپنے گریبان میں جھانک کر اپنے معیاروں کو بلند کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

عہدیدار جیسا کہ مَیں نے کہا، افرادِ جماعت نے منتخب کرنے ہیں اور افرادِ جماعت میں سے منتخب ہونے ہیں، اس لئے وہ چند خوبیاں جو ہم میں سے ہر ایک میں بحیثیت مومن ہونی چاہئیں اور خاص طور پر عہدیداروں میں ہونی چاہئیں، اُن کا مَیں ذکر کردیتا ہوں۔

عَہدوں کی پابندی کی بات ہے تو سب سے پہلے اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ اگر جماعت میں عَہدوں کی پابندی کا معیار بلند ہوگا تو عہدیداروں کا عَہدوں کی پابندی کا معیار بھی بلند ہوگا۔ بندوں کے حقوق میں سے جن کی ادائیگی میں کمزوری ہے، وہ اپنے معاہدوں کو پورا نہ کرنا ہے یعنی معاہدوں کو پورا نہ کرنے کی وجہ سے حقوق ادا نہیں ہوتے۔اس کے لئے اگر اپنے پر سختی بھی برداشت کرنی پڑے تو برداشت کرلینی چاہئے۔یہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے اور حق ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ بہت سے کاروباری معاہدے ہوتے ہیں، اعتراض کرنے والے دوسرے پر تو فوراً اعتراض کردیتے ہیں لیکن اپنے معاملات صاف نہیں ہوتے جس سے معاشرے میں فساد کے حالات پیدا ہوجاتے ہیں۔ اسلام ایک امن پسند دین ہے، ایک امن پسند مذہب ہے۔جتنا زیادہ اس میں اس بات پر زور دیا گیا ہے، اتنا ہی مسلمانوں میں بدعہدی اور فتنہ وفساد کی مثالیں پائی جاتی ہیں۔اور معاشرے میں رہنے کی وجہ سے اس کا اثر ہم احمدیوں پر بھی پڑرہا ہے۔

عہد صرف باہر کے کاروباری عہد نہیں ہیں، بلکہ ہر جگہ کے عہد ہیں، باہر بھی اور اندر بھی۔گھریلو سطح پر بھی۔میاں بیوی کی شادی کا بندھن ہے، یہ بھی ایک معاہدہ ہے۔اس میں ایک دوسرے کو دھوکہ دیا جاتا ہے۔بعض لوگ جماعتی کاموں کو بڑے احسن رنگ میں انجام دیتے ہیں، کئی دفعہ مَیں پہلے بھی کہہ چکا ہوں، لیکن گھروں کے حقوق ادا نہیں کررہے ہوتے۔ یہ بھی اپنے عَہدوں سے روگردانی ہے، یا اُن کی پابندی سے روگردانی ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں قابلِ گرفت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا۔(سورۃ بنی اسرآئیل:35) یعنی ہر عہد کی نسبت یقیناً ایک نہ ایک دن جواب طلبی ہوگی۔اللہ تعالیٰ نے نیک آدمی کی یہ نشانی بتائی ہے، صحیح مومن کی یہ نشانی بتائی ہے کہ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عَاهَدُوْا (سورۃ البقرۃ:178) جب وہ عہد کریں تو اپنے عہد کو پورا کرتے ہیں۔پس ہر احمدی نے اگر اپنے نیک عہدیدار منتخب کرنے ہیں تو ہر سطح پر اپنے بھی جائزے لینے ہوں گے کہ کس حد تک وہ خود اپنے عَہدوں کو پورا کرنے والے ہیں۔کس حد تک وہ خود اپنی امانتوں کا حق ادا کرنے والے ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایک خوبصورت معاشرے کے لئے ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے۔اسی لئے فرمایا کہ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ۔(الحجرات:12) تم ایک دوسرے پر طعن نہ کرو اور نہ ایک دوسرے کو برے ناموں سے پکارو۔

اب یہ صرف طعن ہی تَلْمِزُوْا کا مطلب نہیں ہے۔اس کے وسیع معنے ہیں۔ہم دیکھتے ہیں کہ بعض عہدیدار اپنے جذبات پر بھی کنٹرول نہیں رکھتے۔بعض دفعہ کام کے لئے آنے والوں کو یا اپنے ساتھیوں کو بھی ایسی باتیں سناتے ہیں جو اُن کو جذباتی ٹھیس پہنچانے والی ہیں۔اور پھر بعض دفعہ کمزور ایمان والے نہ صرف یہ کہ عہدیدار کے خلاف ہوجاتے ہیں بلکہ نظامِ جماعت سے بھی بددل ہوجاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''تَلْمِزُوْا''۔جیسا کہ مَیں نے کہا اس کے مختلف معنی ہیں۔مثلاً دھکے دینا، کسی کو مجبور کرنا، مارنا یا کسی پر الزام لگانا، غلط قسم کی تنقید کرنا، کسی کی کمزوریاں اور کمیاں تلاش کرنا۔غلط قسم کی باتیں کسی کو کہنا یا کسی سے اس طرح بات کرنا جو اُسے بری لگے۔پس اگر عہدیدار اِن باتوں کا خیال نہ رکھیں گے تو سوائے اس کے کہ جس شخص سے یہ سلوک کیا جارہا ہو، اُس کے دل میں اُس عہدے دار اور نظامِ جماعت کے خلاف جذبات پیدا ہوں اور کیا ہوگا۔

اسی طرح 'تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ' فرما کر اس طرف توجہ دلائی کہ بجائے اس کے کہ تم کسی کو ایسے ناموں سے پکارو جو اُسے پسند نہیں ہیں، ہر ایک سے عزت واحترام سے پیش آؤ۔پس یہ ایک بہت بڑی خوبی ہے جو ایک عہدیدار میں ہونی چاہئے۔ویسے تو یہ عموم کا حکم ہے۔ ہر مومن کو اس بات کا پابند ہونا چاہئے کہ اُس کا کردار معاشرے میں محبت اور پیار کی فضا پیدا کرنے والا ہو لیکن عہدیداروں کو خاص طور پر خیال رکھنا چاہئے۔

پھر عہدیدار کی ایک خصوصیت یہ ہونی چاہئے کہ جماعتی اموال کو خاص طور پر بہت احتیاط سے خرچ کریں۔کسی بھی صورت میں اسراف نہیں ہونا چاہئے۔اسی لئے خاص طور پر وہ شعبے جن پر اخراجات زیادہ ہوتے ہیں اور اُن کے بجٹ بھی بڑے ہیں، اُنہیں صرف اپنے بجٹ ہی نہیں دیکھنے چاہئیں بلکہ کوشش ہو کہ کم سے کم خرچ میں زیادہ سے زیادہ استفادہ کس طرح کیا جاسکتا ہے۔مثلاً ضیافت کا شعبہ ہے، لنگر کا شعبہ ہے یا جلسہ سالانہ کے

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''دوسری تمام شیرنیوں کو اطباء نے عفونت پیدا کرنے والی لکھا ہے مگر شہد ان میں سے نہیں ہے'' (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۵۵۳)

منجانب: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

Love For All Hatred For None
SPARSH INFO SOLUTIONS PVT. LTD.
Employee Background Verification Company, Bangalore
Mob.: 9900077866, Website: www.sparshinfo.co.in
DIRECTOR VALIYUDDIN K
"FOR FIELD EXECUTIVE JOBS CONTACT US"

شعبہ جات ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لنگر اب دنیا میں تقریباً ہر جگہ پھیل چکا ہے۔ اور جلسہ سالانہ کا نظام بھی دنیا میں پھیل چکا ہے۔ ہر دو شعبوں کے نگرانوں کو بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ اگر بجٹ میں گنجائش بھی ہو تو جائزہ لے کر کم سے کم خرچ کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور یہی امانت کے حق ادا کرنے کا صحیح طریق ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مال کے آنے کی یا اُس کی فراوانی کی کوئی فکر نہیں تھی، صحیح خرچ کرنے والوں کی فکر تھی۔ پس امراء اور متعلقہ عہدیداران اس بات کا خاص خیال رکھیں۔

پھر ایک عہدیدار کی ایک خصوصیت یہ ہونی چاہئے، گو کہ ہر مومن کی یہ نشانی ہے لیکن جن کے سپرد جماعتی ذمہ داریاں کی جاتی ہیں اُن کا سب سے بڑھ کر یہ کام ہے کہ لغویات سے پرہیز کریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ (المؤمنون:4)۔ یعنی مومن وہ ہیں جو لغو باتوں سے اعراض کرتے ہیں۔ اور مومنین میں سے جو بہترین ہیں اُن کا معیار تو بہت بلند ہونا چاہئے کہ وہ ہر طرح کی لغویات سے اپنے آپ کو بچائیں۔ نہ فضول گفتگو ہو، نہ ایسی مجلسیں ہوں جن میں بیٹھ کر ہنسی ٹھٹھا کیا جا رہا ہو۔ بعض عہدیداران بھی ہوتے ہیں جو آپس میں بیٹھتے ہیں اور دوسروں کے متعلق باتیں کر رہے ہوتے ہیں۔ ہنسی ٹھٹھا کیا جا رہا ہوتا ہے۔ پس ان سے بچنا چاہئے۔ اور نہ ہی ایسی مجلسوں میں عہدیداروں کو شامل ہونا چاہئے جہاں دینی روایات کا خیال نہ رکھا جا رہا ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’اس کے یہی معنی ہیں کہ مومن وہی ہیں جو لغو تعلقات سے اپنے تئیں الگ کرتے ہیں۔ اور لغو تعلقات سے اپنے تئیں الگ کرنا خدا تعالیٰ کے تعلق کا موجب ہے۔ گویا لغو باتوں سے دل کو چھڑانا خدا سے دل کو لگا لینا ہے‘‘۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 200-199)

پس تقویٰ کا معیار بھی تبھی بلند ہوتا ہے جب خدا تعالیٰ سے تعلق مضبوط ہو۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بخل بھی ایک ایسا اظہار ہے جو کسی مومن کو زیب نہیں دیتا۔ عہدیدار اسراف سے تو بچیں، خرچوں میں اعتدال تو رکھیں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ بخیل اور کنجوس ہو جائیں۔ جہاں ضرورت ہو اور جائز ضرورت ہو، وہاں خرچ کرنا بھی چاہئے۔ لیکن یہ نہ ہو کہ کسی کے لئے تو بہت کھلا ہاتھ رکھ لیا اور کسی کے لئے ہاتھ بالکل بند ہو جاتے ہیں۔

عہدیدار کی خاص طور پر ایک خوبی یہ بھی ہونی چاہئے کہ كَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ (آل عمران:135) غصّہ پر قابو ہو۔ اللہ تعالیٰ نے یہ خاص حکم دیا ہے کہ بیشک بعض دفعہ بعض حالات میں غصہ کا اظہار ہو جاتا ہے لیکن غصہ کو دبانے والے ہوں۔ جہاں جماعتی مفاد ہوگا، وہاں بعض دفعہ اصلاح کی غرض سے غصہ دکھانا بھی پڑتا ہے۔ لیکن ذرا ذرا سی بات پر غصہ میں آنا اور اپنے ساتھ کام کرنے والوں کی عزت کا خیال نہ رکھنا یہ ایک عہدیدار کے لئے کسی بھی صورت میں قابلِ قبول نہیں ہے، نہ ہونا چاہئے۔ بلکہ ایک اچھے عہدیدار کو اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو سامنے رکھنا چاہئے کہ قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا (سورۃ البقرۃ:84)۔ کہ لوگوں سے نرمی سے، ملاطفت سے، بشاشت سے ملو۔ اگر عہدیداروں کے ایسے رویے ہوں تو بعض جگہوں سے عہدیداروں کے متعلق جو شکایات ہوتی ہیں وہ خود بخود ختم ہو جائیں۔

پھر ایک عہدیدار کی یہ خصوصیت بھی ہے کہ اُس کا اپنے ساتھ کام کرنے والوں کے ساتھ حسنِ سلوک ہو۔ جماعت کے عہدے کوئی دنیاوی عہدے تو نہیں ہیں کہ افسران اور ماتحت کا سلوک ہو۔ ہر شخص جو جماعت کی خدمت کرتا ہے چاہے وہ ماتحت ہو، ایک جذبے کے تحت جماعت کے کام کرتا ہے۔ پس افسران کو اور عہدیداران کو اپنے ساتھ کام کرنے والوں کے ساتھ بھی حسنِ سلوک کرنا چاہئے۔ اگر غلطی ہو تو پیار سے سمجھائیں، نہ کہ دنیاوی افسروں کی طرح سختی سے باز پرس ہو۔ ہاں اگر کوئی اس قدر ڈھٹائی دکھا رہا ہے کہ جماعتی مفاد کو نقصان پہنچ رہا ہے تو پھر اُس کو مناسب طریق سے جو بھی تنبیہ ہے وہ کریں یا باز نہیں آتا تو پھر اُس سے کام نہ لیں۔ بالا افسران کو اطلاع دیں۔ بیشک فارغ کر دیں۔ لیکن ایسی فضا پیدا نہیں ہونی چاہئے کہ بلاوجہ دفتروں میں یا کام کرنے والی جگہوں پر گروہ بندی کی صورتحال پیدا ہو جائے۔

عہدیداروں میں اعلیٰ اخلاق کے اوصاف میں سے مہمان کی عزت کا وصف بھی ہونا چاہئے۔ یہ بھی ایک اعلیٰ خلق ہے۔ ہر شخص جو عہدیدار کو ملنے آتا ہے، اُس کے دفتر میں آتا ہے، اُس سے عزت و احترام سے ملنا چاہئے اور عزت و احترام سے بٹھانا چاہئے۔ یہ بہت ضروری چیز ہے۔ اگر دفتر میں آیا ہے تو کھڑے ہو کر ملنا چاہئے۔ یہ اخلاق منتخب عہدیداران کے لئے بھی ہیں اور مستقل جماعت کے کارکنان کے لئے بھی ضروری ہیں۔ اس سے عزت بڑھتی ہے، کم نہیں ہوتی۔

پھر عہدیداروں کی خصوصیات میں سے ایک خصوصیت تواضع اور عاجزی بھی ہے۔ اور یہ عاجزی ایک احمدی کو بھی، عموماً عام آدمی کو بھی اپنی فطرت کا خاصہ بنانی چاہئے۔ لیکن ایک عہدیدار کو تو خاص طور پر اپنے اندر تواضع اور عاجزی پیدا کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا (سورۃ بنی اسرآئیل:38)۔ کہ اور تم زمین میں تکبر سے مت چلو۔ ایک عام انسان کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کو تکبر پسند نہیں۔ تو جو لوگ خدا تعالیٰ کی خاطر اپنی خدمات پیش کر رہے ہوں اُن کے لئے ایک لمحہ کے لئے بھی خدا تعالیٰ کو تکبر پسند نہیں ہو سکتا۔ پس اس خصوصیت کو ہمارے تمام عہدیداروں کو زیادہ سے زیادہ اپنانا چاہئے اور ہر ملنے والے سے انتہائی عاجزی سے ملنا چاہئے۔

پھر یہ بھی خاص طور پر وہ عہدیدار جن کے سپرد فیصلوں کا کام ہے، لوگوں کے درمیان صلح صفائی کروانے کا کام ہے، اصلاحی کمیٹیاں ہیں یا قضاء ہے یاد رکھیں کہ یہ جو اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى (المائدۃ:9)۔ انصاف کرو یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔ اس کو یاد رکھنا چاہئے۔ پس ہر فیصلہ انصاف پر ہونا چاہئے۔ بعض دفعہ بعض فیصلے میرے سامنے آتے ہیں، مَیں نے دیکھا ہے کہ گہرائی میں جا کر اُس پر غور نہیں ہوا ہوتا۔ اس طرح جن کے متعلق فیصلہ کیا گیا ہوتا ہے اُن میں بے چینی پیدا ہو جاتی ہے۔ جو فیصلہ کیا گیا ہے اگر اُس کے بارے میں شریعت کا کوئی واضح حکم ہے جس کی بنیاد پر فیصلہ کیا ہے تو پھر وہ واضح طور پر لکھا جانا چاہئے کہ شریعت کا کیونکہ یہ حکم ہے اس لئے اس کی رُو سے یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ خاص طور پر قاضیوں کو اس کا خیال رکھنا چاہئے۔

پھر یہ بھی ضروری ہے کہ جن علاقوں میں خاص طور پر ضرورتمند اور غرباء ہیں اُن کا خیال رکھا جائے اور اپنے وسائل کے مطابق اُن کی دیکھ بھال کرنا بھی متعلقہ امراء اور عہدیداران کا کام ہے۔ اس بارے میں یہ ضروری نہیں کہ درخواستیں ہی آئیں۔ خود بھی جائزے لیتے رہنا چاہئے۔ یہ امراء اور صدران کے فرائض میں داخل ہے۔

ایک بہت بڑی ذمہ داری ہر امیر کی، ہر صدر جماعت کی، ہر عہدیدار کی تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (سورۃ آل عمرآن:111) ہے کہ نیکی کی ہدایت کرنا اور بدی سے روکنا۔ پس تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ کو ہمیشہ ہر عہدیدار کو یاد رکھنا چاہئے اور یہ اُس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک ہر عہدیدار خود اپنا جائزہ لیتے ہوئے اپنے قول و فعل کو ایک نہیں کرتا۔ اپنے اندر اللہ تعالیٰ کی خشیت پیدا نہیں کرتا۔ تقویٰ کے اُن راستوں کی تلاش نہیں کرتا جن کی طرف ہمیں اللہ تعالیٰ نے توجہ دلائی ہے۔ اور تقویٰ کے بارے میں ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ صرف چند نیکیاں بجا لانا یا چند برائیوں سے رکنا، یہ تقویٰ نہیں ہے۔ بلکہ تمام قسم کی نیکیوں کو اختیار کرنا اور ہر چھوٹی سے چھوٹی برائی سے رکنا، یہ تقویٰ ہے۔

پس یہ معیار ہیں جو حاصل کر کے ہم نیکیوں کی تلقین کرنے والے اور برائیوں سے روکنے والے بن سکتے ہیں اور امانت کا حق ادا کرنے والے بن سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ افرادِ جماعت کو بھی، تمام عہدیداران کو بھی، جو منتخب ہو چکے ہیں یا منتخب ہونے والے ہیں، اور منتخب ہو کر آئیں گے اور مجھے بھی اپنی امانتوں اور عہدوں کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

❀❀❀

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعودؑ

RAICHURI CONSTRUCTIONS

SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985

EMAIL:RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM
B/007,ITKAR SOC ,SURESH NAGAR ,R.T.O ,
ANDHERI (WEST) ,MUMBAI - 400056.
MAQBOOL AHMED: 09987652552 / 09664334252

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ کینیڈا 2013ء

❁... کیلگری میں الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے نمائندگان کی حضور انور کے ساتھ پریس کانفرنس۔ ❁... کیلگری کے میئر، پولیس کے ایک وفد اور ممبر آف فیڈرل پارلیمنٹ Hon. Devinder Shory کی حضور انور سے الگ الگ ملاقاتیں۔ ❁... واقفات نو بچیوں اور واقفین نو بچوں کی حضور انور کے ساتھ الگ الگ نشستیں اور دلچسپ مجالس سوال و جواب۔ ❁... خطبۂ نکاح و اعلان نکاح۔

(کینیڈا میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

قسط: ششم

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

25 مئی بروز ہفتہ 2013ء

(حصہ دوم)

کیلگری کے میئر کی حضور انور سے ملاقات

اس کے بعد کیلگری (Calgary) کے میئر Naheed Nenshi صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ موصوف کے ساتھ ان کی ہمشیرہ بھی آئی تھیں۔

میئر نے حضور انور کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ کیلگری آنے پر میں حضور انور کو خوش آمدید کہتا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے میئر سے مختلف امور پر گفتگو فرمائی۔ میئر کے انتخاب کے بارہ میں حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا عام پبلک ووٹ دیتی ہے یا کوئی الیکٹورل کالج ہے۔ اس پر میئر نے بتایا کہ 18 سال سے زائد عمر کا ہر فرد ووٹ دے سکتا ہے۔ 1.2 ملین آبادی میں سے چھ لاکھ پچاس ہزار ووٹر ہیں۔

حضور انور نے فرمایا اگر آپ یوکے میں ہوں تو صرف Residence Permit رکھنے والے یا Indefinite Stay والا ہی ووٹ دے سکتا ہے۔

میئر نے بتایا کہ سیاسی اعتبار سے میئر کیلگری کی ایک اہم پوسٹ ہے۔ یہاں کے لوگ بہت خوش ہیں کہ اچھا کام ہو رہا ہے اور ہمیں یہاں کوئی پرابلم نہیں ہے۔ تین بلین ڈالرز ہمارا بجٹ ہے۔ 1.6 بلین ڈالرز ہمیں پراپرٹی ٹیکس سے آتا ہے اور اسی طرح انکم ٹیکس اور سیلز ٹیکس سے بھی بڑی رقوم آتی ہیں۔

❁... میئر نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں عرض کیا کہ ہم کس طرح دہشت گردی کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم اسلام کی سچائی کی تعلیم پھیلائیں۔ اسلام کا سچا پیغام پھیلائیں۔ اسلام کے امن و آشتی کے حقیقی پیغام کے ذریعہ شدت پسندی اور انتہاء پسندی کا مؤثر جواب دینا آج کے حالات کی اشد ضرورت ہے۔ آجکل انتہاء پسند دہشتگردی کر رہے ہیں۔ ہم سب لوگوں کا فرض ہے کہ تمام فریقوں کو قرآن کریم کی حقیقی تعلیمات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کے بارہ میں بتائیں۔ آپؐ مدینہ میں مختلف قبائل اور مختلف مذاہب کے ماننے والوں کے ساتھ رہے۔ ان سے پُرامن معاہدات کئے اور امن پسند معاشرہ قائم کیا۔ ہر ایک کو مذہبی آزادی تھی اور ہر ایک کے حقوق دیئے اور عدل و انصاف کے ساتھ معاشرہ میں امن کا قیام کیا۔

حضور انور نے فرمایا امن کے قیام کے لئے اور دہشتگردی کا مقابلہ کرنے کے لئے ہمیں اپنے رویّوں میں تبدیلی پیدا کر کے ہر ایک کے ساتھ انصاف کا سلوک کرنا ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا انتہاء پسندی کا مقابلہ کرنا ایک لمبا عمل ہے۔

حضور انور نے فرمایا میں نے یہاں کیلگری میں ایک میڈیا انٹرویو میں کہا تھا کہ احمدیہ جماعت دنیا کے سامنے اسلام کے حقیقی پیغام کو پیش کرنے سے ہرگز نہیں رکے گی۔ میں نے کہا تھا کہ اگر یہ نسل نہیں تو یقیناً آئندہ آنے والی نسلیں دیکھیں گی اور اس بات کو قبول کریں گی کہ اسلام امن کا مذہب اور ہر قسم کے ظلم کے خلاف ہے۔

حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے فضل سے لاکھوں لوگ ہر سال ہم کو Join کر رہے ہیں۔ اس لئے ہمیں یقین ہے کہ ہم کامیاب ہوں گے۔ نصف ملین سال کے احمدی ہو رہے ہیں۔ اگر آپ ان کو ملٹی پلائی کریں تو آئندہ چند سالوں میں آپ دیکھیں گے کہ ایک بڑی تعداد اسلام کی سچی تعلیم کو سمجھنے والی اور اس پر عمل کرنے والی ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا CBC ٹی وی نے میرے انٹرویو کو کوریج دی ہے جس کے ذریعہ کینیڈا کے لوگوں کو اسلام کی سچی اور حقیقی تعلیم کا پیغام ملا ہے۔

میٹنگ کے آخر پر کیلگری کے میئر Nenshi نے احمدیہ جماعت کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ یہ وہ جماعت ہے جو ہر روز ہمارے شہر کی خدمت کرتی ہے۔

حضور انور نے میئر کے ان جذبات پر اس کا شکریہ ادا کیا اور فرمایا۔ تمام امن پسند مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ انتہاء پسندی کے خلاف باہم متحد ہو جائیں۔

میئر کیلگری کی حضور انور کے ساتھ یہ ملاقات چھ بجے تک جاری رہی۔ ملاقات کے آخر پر میئر نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

کیلگری پولیس کے ایک وفد کی حضور انور سے ملاقات

بعد ازاں کیلگری پولیس کے ایک وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔

پولیس کے اس وفد میں Deputy Chief Police کیلگری Trevor Daroux صاحب Sat Parhar "Superintendent Police" صاحب، کانسٹیبل Dhaliwal صاحب اور کانسٹیبل مدثر رانا صاحب جو کہ احمدی دوست ہیں شامل تھے۔

ان سبھی پولیس افسران نے ملاقات کے لئے وقت دینے پر حضور انور کا شکریہ ادا کیا اور کیلگری آمد پر حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

حضور انور کے استفسار پر ڈپٹی چیف پولیس نے بتایا کہ ہم سارے کیلگری شہر کو Cover کرتے ہیں۔ کوئی خاص ایریا نہیں ہے بلکہ جہاں ضرورت ہو وہاں پہنچتے ہیں۔ کوئی علاقائی تقسیم نہیں ہے۔

❁... **ڈپٹی چیف کے ایک سوال پر حضور انور نے فرمایا** کہ میرا کیلگری کا وزٹ بہت اچھا جا رہا ہے۔

❁... **ڈپٹی چیف نے عرض کیا** کہ حضور انور سے ملنا ہمارے لئے ایک بڑا اعزاز ہے۔ ہم حضور کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

❁... **سپرنٹنڈنٹ پولیس Mr. Parhar** نے کہا کہ وہ حضور انور سے آج کی اس ملاقات کو کبھی نہیں بھولیں گے۔ میں نے حضور انور کی قائدانہ صلاحیتوں اور انتہائی اعلیٰ لیڈرشپ کے بارہ میں بہت کچھ سن رکھا ہے۔

❁... **چیف پولیس** نے کہا کہ صرف ایک احمدی افسر اس وقت پولیس میں ہیں۔ ہم تجویز کرتے ہیں کہ اور بھی احمدی دوست پولیس میں آئیں۔ اس پر حضور انور نے احمدی پولیس افسر کو ہدایت فرمائی کہ وہ احمدی نوجوانوں کو قائل کریں کہ وہ پولیس میں جائیں۔

پولیس کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات چھ بجکر پانچ منٹ پر ختم ہوئی۔

آخر پر حضور انور نے ان سبھی پولیس افسران کو کتاب World Crisis and The Pathway to Peace عطا فرمائی۔

ان سبھی احباب نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی بھی سعادت پائی۔

ممبر آف فیڈرل پارلیمنٹ Hon. Devinder Shory کی حضور انور سے ملاقات

بعد ازاں ممبر آف فیڈرل پارلیمنٹ Hon. Devinder Shory نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف پایا۔ موصوف حضور انور سے ملنے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ اس ممبر پارلیمنٹ کے حلقہ انتخاب میں ہماری ''مسجد بیت النور'' واقع ہے۔

ممبر پارلیمنٹ نے بتایا کہ ان کا تعلق لدھیانہ انڈیا سے ہے وہ 1989ء میں کینیڈا آئے۔ وہ وکیل ہیں، 2000ء میں سیاست کے میدان میں آئے اور اب فیڈرل ممبر آف پارلیمنٹ ہیں اور ان کا Conservative پارٹی سے تعلق ہے۔

موصوف نے بتایا کہ وہ کیلگری مسجد کے افتتاح کے موقع پر بھی آئے تھے۔

موصوف نے مختلف ممالک میں جماعت احمدیہ پر ہونے والے مظالم کی مذمّت کی اور جماعت کے ساتھ تعاون کرنے کا وعدہ کیا۔

پاکستان کے کانسٹیٹیوشن میں تبدیلی کے حوالہ سے بات ہونے پر حضور انور نے فرمایا کانسٹیٹیوشن میں تبدیلی کرنا اب کسی حکومت کے بس میں نہیں ہے مولوی کا زور بڑھتا جا رہا ہے۔ جب زور نہیں تھا اس وقت بھی کسی میں جرأت نہیں تھی کہ وہ کانسٹیٹیوشن میں تبدیلی کر سکے اور اب تو بات بہت آگے بڑھ گئی ہے اور مولوی کا زور اس قدر بڑھ گیا ہے کہ اب یہ کسی حکومت کے بس میں نہیں رہا۔

ممبر پارلیمنٹ نے کہا کہ احمدیہ کمیونٹی کو خاص طور پر ٹارگٹ کیا جا رہا ہے اور ہم اس کے حقوق کے لئے ہر جگہ اپنی آواز بلند کرتے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا نہ صرف جماعت احمدیہ بلکہ ہر امن پسند جماعت کے مذہبی حقوق اور مذہبی آزادی کی حفاظت ہونی چاہئے۔

آخر پر ممبر پارلیمنٹ نے کہا کہ آپ کی کمیونٹی بہت مثالی ہے۔ ان کا کردار بہت اعلیٰ ہے۔ معاشرہ میں مدغم ہو جاتے ہیں اور سب کے ساتھ مل کر کام کرتے ہیں۔ میں ہمیشہ ان کی تعریف کرتا ہوں اور ہر جگہ جماعت کی خوبیوں کے بارہ میں بتاتا ہوں۔

ملاقات کے آخر پر حضور انور نے موصوف کا شکریہ ادا کیا اور کتاب World Crisis and The Pathway to Peace عطا فرمائی۔ موصوف نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔

واقفات نو بچیوں کی حضور انور کے ساتھ کلاس

بعد ازاں سوا چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ''مسجد بیت النور'' میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق واقفات نو بچیوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ صوفیہ جنود نے کی اس کا اردو ترجمہ عزیزہ لبنیٰ فضیلت اور انگریزی ترجمہ عزیزہ ایمن مرزا نے پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزہ روبینہ فراز نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ عربی زبان میں پیش کی اور اس حدیث کا درج ذیل اردو ترجمہ عزیزہ سدرہ جمشید نے پیش کیا۔

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں نبوّت قائم رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ پھر وہ اس کو اٹھا لے گا اور خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھا لے گا، پھر ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی اور تب تک رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ جب یہ دور ختم ہوگا تو اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی اور تب تک رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ پھر وہ ظلم و ستم کے اس دور کو ختم کر دے

گا۔ جس کے بعد پھر نبوت کے طریق پر خلافت قائم ہوگی۔ یہ فرما کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہوگئے۔

اس کے بعد عزیزہ ثمرہ واہلہ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام ؎

تری محبت میں میرے پیارے ہر اک مصیبت اٹھائیں گے ہم
مگر نہ چھوڑیں گے تجھ کو ہرگز نہ تیرے در پر سے جائیں گے ہم

خوش الحانی سے پیش کیا۔

بعد ازاں عزیزہ عدیلہ منیر، شائلہ انجم اور عزیزہ نائلہ چوہدری نے اطاعت خلافت کے موضوع پر ایک مضمون پیش کیا۔

اس کے بعد پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچیوں کو سوالات کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔ چنانچہ سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا۔

واقفات نو بچیوں کے ساتھ مجلس سوال و جواب

❁... ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ اس نے اپنا ماسٹرز مکمل کرلیا اور ٹیچنگ کورس بھی مکمل کرلیا ہے اب اگلا قدم کیا ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر آپ کی شادی نہیں ہوئی تو ٹیچنگ میں تجربہ حاصل کریں اور ساتھ ساتھ جماعت میں بھی کام کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔ مجھے بھی لکھ دیں تا کہ آپ کو تحریری جواب بھی آجائے۔ اور اگر ٹیچنگ میں جاب وغیرہ نہیں ملتی تو عائشہ اکیڈمی میں کوشش کریں۔

❁... ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ حدیث میں نبوت اور خلافت کے بعد دو قسم کی بادشاہتوں کا ذکر ہے اس سے کیا مراد ہے؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بادشاہت ایسی ہوگی جس میں دنیا داری ہوگی لیکن دین بھی ہوگا اور انصاف بھی ہوگا۔ لیکن ایسے بادشاہ بھی ہوں گے جو انصاف نہیں کریں گے۔ اسکے بعد زیادہ ظلم کرنے والے بادشاہ آجائیں گے جو ظالم ہوں گے۔ مثلاً آجکل شام میں بادشاہت بنی ہوئی ہے اسی طرح اس سے پہلے اسلام میں بہت سے ظالم بادشاہ گزر چکے ہیں۔ اس کا ذکر ایک اور جگہ بھی آیا ہے کہ پہلے تین سو سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب کے زمانہ میں دین کی طرف رغبت زیادہ ہوگی پھر اگلا جو ایک ہزار سال ہے وہ فیجِ اعوج کا زمانہ ہے یعنی بہت ہی Dark age ہے۔ اس Dark age میں زیادہ ظالم بادشاہ ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مسلمانوں کی بھی pockets بنتی رہی ہیں یا وہ ایک علاقہ میں بھی اکٹھے ہوکر رہتے رہے ہیں۔ سپین میں بادشاہت مختلف تھی، ایشیا میں مختلف تھی اور برّصغیر میں علیحدہ تھی۔ ایک وقت ایسا آیا تھا کہ برّصغیر کی بادشاہت تو Russia تک پہنچی ہوئی تھی بلکہ یورپ میں ترکی تک تھی۔ ان میں ظالم بادشاہ بھی گزرے ہیں۔ ان میں دین کم تھا اور دنیا زیادہ تھی۔ اور جنگیں بھی دنیا کیلئے ہوتی رہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس اس سے یہ مراد ہے کہ دو مختلف زمانے ہیں۔ پہلا زمانہ پہلے 300 سال کا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب کا زمانہ ہے جو صحابہ یا صحابہ کو دیکھنے والوں کا زمانہ ہے۔ پھر ایک ہزار سال کا زمانہ بالکل اور طرح کا تھا۔ جو فیج اعوج کا زمانہ ہے جب اسلام کی تعلیمات بھلا دی گئیں۔

❁... ایک واقفہ نو نے پردہ کے متعلق سوال کیا۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تمہارا پردہ یہ ہے کہ تم headscarf لے لو اور تم میں اتنا زیادہ Confidence ہونا چاہیے کہ اگر تمہیں کوئی کچھ کہے تو کہو کہ میں احمدی مسلمان ہوں اور میں اس تعلیم پر عمل کرتی ہوں جو ہمارے قرآن کریم کی تعلیم ہے۔ پچھلی دفعہ میں نے امریکہ میں یہی کہا تھا تو ایک لڑکی نے کہا کہ پہلے مجھے شرم آتی تھی پھر میں نے سوچا کہ میں نے آج سے ہی اسکارف لے لینا ہے اور اسکارف لے لیا اور کچھ نہیں ہوا۔ یہاں کی مقامی کینیڈین خواتین بھی سردیوں میں، برف میں اسکارف لے کے پھرتی ہیں۔ ان میں سے بعض سردی سے بچنے کیلئے ٹوپی لیتی ہیں اور بعض اسکارف لیتی ہیں۔ پُرانے زمانہ میں عیسائی عورتیں جو مہذب عورتیں تھیں وہ اسکارف لیا کرتی تھیں۔ ابھی بھی بوڑھی عورتوں کو دیکھو وہ اسکارف باندھتی ہیں۔ پس کوئی خوبصورت سا اسکارف لے لیا کرو خود ہی لڑکیاں کہیں گی کہ بڑا اچھا ہے۔ پہلے بے شک Printed اسکارف پہن لو۔ پہنو تو سہی اور پھر آہستہ آہستہ عادت ہوجائے گی تو تم پھر صحیح حجاب پہننا شروع کردو گی۔

❁... پھر ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ میں یونیورسٹی میں حجاب لیتی ہوں تو لوگ مسلمانوں سے خوف رکھنے کی وجہ سے بات نہیں کرتے خاص طور پر وہ لوگ جو پہلے کسی مسلمان سے نہیں ملے ہوتے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک Badge بناؤ اور اس پر ''محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں'' لکھا ہو اور وہ لگا کر پھرا کرو تو پھر وہ تم سے نہیں ڈریں گے۔

❁... اِسی واقفہ نے عرض کی کہ بعض لڑکیاں سوال کرتی ہیں کہ اسلام عورت کو Oppress کرتا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ان کو کہو کہ اسلام زبردستی نہیں کرتا۔ میں نے تو خوشی سے پہنا ہے اُن سے پوچھو کہ کیا تمہاری گورنمنٹیں زبردستی نہیں کرتیں؟ جن گورنمنٹوں نے یہ قانون بنا دیا ہے کہ حجاب یا اسکارف نہیں لے سکتیں تو یہ بھی زبردستی ہے۔ کسی کو زبردستی حجاب یا نقاب پہنانا oppression ہے تو زبردستی نقاب اُتروانا بھی تو Oppression ہے۔ یہ بھی تو ظلم ہے۔ ان کو کہو کہ میں جواب بعد میں دوں گی لیکن تم پہلے یہ بتاؤ کہ یورپ کے بعض ممالک فرانس وغیرہ میں یہ کیوں قانون بنایا گیا ہے کہ حجاب نہیں لے سکتیں یا اسکارف نہیں لے سکتیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ان سے کہو جب سردیوں میں برف پڑتی ہے تو آپ لوگ فوراً کانوں پر اسکارف باندھ لیتے ہیں تو ہم کیوں نہیں لے سکتے؟ ان کو کہو کہ میں اپنے مذہب پر عمل کرنے والی ہوں اور میری ایک شناخت ہے اور اس کی ایک وجہ ہے جو میں نے اسکارف لیا ہوا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یوکے میں ایک رائٹر عورت ہے۔ اس نے اخبار میں ایک آرٹیکل لکھا کہ جو مرد کہتے ہیں کہ حجاب اتار دو اور اسکارف نہ لو اور آزادی کی باتیں کرتے ہیں وہ یہ اسلئے نہیں کرتے کہ ان کو عورت سے ہمدردی ہے۔ ان کو صرف ایک Lust اور Satisfaction چاہئے ہوتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہمارے ایک مبلغ تھے۔ انہوں نے ہزاروں میل سائیکل پر سفر کیا ہوا ہے۔ پاکستان سے انڈیا پھر بنگلہ دیش پتہ نہیں کہاں کہاں پھر چکے ہیں۔ انہوں نے سائیکل کے اوپر بہت سارے مختلف پیغامات کے چھوٹے چھوٹے کارڈز لگائے ہوتے تھے۔ تو تم بھی یہی کیا کرو اور روزانہ کوئی نہ کوئی چیز پمفلٹ وغیرہ لے جایا کرو۔ Message of Peace کے فلائرز تقسیم کرنا شروع کرو پھر بھی جو ہچکچاتے ہیں اور Interact نہیں کرتے تو تم خود ان سے بات کرو تو Interaction شروع ہوجائے گی۔

❁... اسی واقفہ نے کہا کہ تبلیغ کے لئے Sleeves پر جیسے وقفِ نو کے بنیادی ماٹوز ہیں وہ ہم لکھ لیا کریں اور پھر وہ لوگ خود ہی پوچھیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تم پیغام دے سکتی ہو۔ اگر تمہاری نیت نیک ہے تو تم اپنا Badge بنا سکتی ہو۔ اس کا اثر ہوتا ہے۔

❁... پھر ایک واقفہ نو نے عرض کیا کہ میری ایک غیر احمدی دوست کہتی ہے کہ عشاء کی نماز کی 17 رکعات ہوتی ہیں۔ اس کو کیا جواب دینا چاہئے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جہاں تک احادیث سے ثابت ہے عشاء کی نماز میں چار فرض اور دو سنتیں ہیں۔ اسکے بعد دو نفل بھی پڑھ سکتے ہیں یہ ٹوٹل آٹھ ہوگئے اور اگر رات کو وتر پڑھنے ہیں تو تین وتر یہ گیارہ ہوگئے۔ باقی یہ بھی احادیث میں آتا ہے کہ جب مسجد میں آؤ اور امام کا انتظار ہو تو دو نفل پڑھ لیا کرو۔ یہ بھی ایک جائز چیز ہے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور احادیث سے ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گیارہ یا تیرہ نفل وتر ملا کر پڑھتے تھے۔ آٹھ نفل اور تین وتر یہ گیارہ ہوگئے یا دس نفل اور تین وتر تیرہ بن گئے۔ یہ باتیں احادیث سے بھی ثابت ہیں اور بڑا واضح لکھا ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ سنت تھی۔ ہوسکتا ہے کہ ایک آدھ موقع پر عشاء کے بعد کہیں نفل پڑھ لئے ہوں اور راوی نے بیان کردیا ہو اور وہ سترہ بنا دیئے۔ اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ رات کا ایسا وقت ہو کہ عشاء کے چار فرض اور دو سنتوں کے علاوہ آٹھ نفل اور تین وتر پڑھ لئے ہوں اور ٹوٹل سترہ ہوگئے ہوں۔ اور یہ اس وقت کی عام بات نہیں تھی کہ سترہ رکعتیں ہوں۔ تم ان سے پوچھو کہ وہ حدیث نکال کر دکھائے جس میں لکھا ہو کہ عشاء کی نماز کی 17 رکعات ہوتی ہیں۔

اس کے بعد حضور انور نے ایک واقفہ نو سے دریافت فرمایا کہ بڑی ہو کر کیا کرو گی تو اُس نے کہا کہ میں Psychology میں ماسٹرز کروں گی۔

اس پر حضورِ انور نے ایک لطیفہ سنایا کہ: ایک لڑکا Psychology پڑھ رہا تھا تو ایک دن گھر میں کھانے کی میز پر اس کی ماں نے پوچھا کہ آجکل تم کیا پڑھ رہے ہو تو اس نے جواب دیا کہ میں Logic پڑھ رہا ہوں یعنی ایک اور ایک کو تین ثابت کرنا۔ تو وہاں چکن کے دو پیس پڑے تھے۔ اُس کے باپ نے ایک اپنی پلیٹ میں رکھ لیا اور دوسرا اُس کی ماں کی پلیٹ میں اور اپنے بیٹے سے کہا کہ تم ایک اور ایک کو تین ثابت کرتے ہو نا تو تیسرا تم لے لو۔

ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ میں یونیورسٹی میں Linguist اور فرنچ کے مضامین پڑھ رہی ہوں تو میرا سوال ہے کہ جماعت کو کس زبان میں ٹرانسلیٹرز کی ضرورت ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہر زبان میں ضرورت ہے۔ جس میں آپکو دلچسپی ہے اُس میں پڑھو۔ اور پھر پڑھنے کے بعد یہ نہ کہنا کہ اب ہم کہیں جا رہے ہیں۔

پھر ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ میری سنّی دوست کہتی ہے کہ احمدی اتنی نمازیں کیوں جمع کرتے ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: نمازیں جمع کرنے کی کوئی نہ کوئی وجہ ہونی چاہیے۔ اگر کوئی دینی اجتماع یا کوئی پروگرام ہو رہا ہے یا جلسہ ہو رہا ہے اور وہاں اللہ اور رسول کی باتیں ہوتی ہیں اور اتنی بڑی تعداد میں لوگ اکٹھے ہوتے ہیں کہ کھانے وغیرہ اور دیگر سارے پروگرام کرنا مشکل ہوجاتا ہے تو اُس وقت کھانے کے وقفہ میں نمازیں جمع کر کے پڑھ سکتے ہیں تا کہ اس کے بعد پروگرام دوبارہ جاری رہے۔ اس میں کوئی اور پروگرام نہیں ہو رہا۔ کھیل کود نہیں ہو رہی صرف تربیت کیلئے اجتماع ہے اور اگر کھیلیں بھی ساتھ ہو رہی ہیں تو وہ بھی تربیت کا حصہ ہے۔ ایک حدیث ہے اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ۔ کہ اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔ تو ان پروگراموں اور اجتماعات کا یہ مقصد بھی ہے کہ ڈسپلن پیدا ہو اور دین کے ساتھ تعلق بھی پیدا ہو۔ تو اس میں اگر آپ نمازیں جمع کرلیتے ہیں تو ٹھیک ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر دوسری بات یہ ہے کہ یہاں سردیوں میں اتنا کم وقت ہوتا ہے کہ اگر آپ اسکول، کالج یا یونیورسٹی وغیرہ میں ہوں تو ظہر کی نماز اگر آپ نے وہاں پڑھی ہے تو آدھے گھنٹے بعد عصر پڑھنی پڑے گی اور کالج یونیورسٹی وغیرہ میں شاید ایک وقت میں نماز کی بریک پندرہ بیس منٹ دیں تو دوبارہ نماز کیلئے اجازت نہیں ملے گی اور اگر گھر آکر پڑھیں تو نماز کا وقت نکل جائے گا۔ اسلئے بہتر ہے کہ اس بریک میں دونوں نمازیں جمع کر کے پڑھ لیں۔ پھر جب گرمیاں آتی ہیں تو لمبے دن ہوجاتے ہیں اور اتنے لمبے ہوتے ہیں کہ رات کے دس بجے یہاں سورج غروب ہوتا ہے اس میں آپ مغرب پڑھیں گے اور رات کے بارہ بجے عشاء پڑھیں گے۔ پھر صبح سورج جلدی طلوع ہوتا ہے۔ اس لئے وقت کی بہت زیادہ تاخیر ہوجانے کی وجہ سے سہولت کیلئے مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کرسکتے ہیں۔ اسلام دینِ یُسر ہے۔ یعنی آسانی کا

ارشادِ نبوی ﷺ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

مذہب ہے۔ تنگی کا دین نہیں ہے۔ اس لئے ایسے موقعوں کے لئے اجازت ہے کہ نماز جمع کر کے پڑھ لو۔ ہم جب جمع کرتے ہیں تو اسی وجہ سے کہ سردیوں میں وقت بہت تھوڑا ہوتا ہے اور ظہر وعصر کی نماز جمع کرنی پڑتی ہے۔ اس کے بعد موسم کھل جائے تو ہم مسجدوں میں نمازیں نہیں جمع کرتے یا گرمیوں کے دنوں میں مغرب وعشاء کی نماز مہینہ ڈیڑھ مہینہ شاید جمع کرنی پڑتی ہے باقی سارا سال تو نہیں کرتے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں تو زیادہ جمع نہیں کرتا۔ اگر میں نمازیں جمع کرتا ہوں تو صرف سردیوں میں مہینہ سوا مہینہ ظہر وعصر کی اور گرمیوں میں مہینہ سوا مہینہ مغرب عشاء کی جمع ہوتی ہیں۔ باقی دس مہینے میں پانچوں نمازیں مسجد میں علیحدہ علیحدہ پڑھتا ہوں۔ Functions، اجتماعات اور جلسوں پر ہم جمع کر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آسانی اور سہولت پیدا کرنے کیلئے اسکی اجازت دی ہوئی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دوسرا یہ کہ دینی کام اور تبلیغی کام کی بڑی اہمیت ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں نمازیں جمع ہوں گی۔ اس لئے کہ لوگ دینی کاموں مصروف ہوں گے۔ یہ دنیاوی کاموں کے لئے نہیں ہے۔ ایک یہ بھی اس حدیث کا مطلب لیا جاسکتا ہے کہ لوگ دنیاوی کاموں میں اتنے مصروف ہوجائیں گے اور کہیں گے کہ نمازیں ہمارے گلے پڑ گئی ہیں۔ وہ اپنے گلے سے اتارنے کے لئے جمع کریں گے۔ لیکن ایسے لوگ پھر نمازیں پڑھتے بھی نہیں۔ میں بہت سے لوگوں سے پوچھتا ہوں اکثر لوگ دن میں تین یا چار نمازیں ہی پڑھتے ہیں۔ لگتا ہے کہ ایک یا دو نمازیں معاف کروا کے آئے ہیں۔ تو اپنی دوست سے کہو کہ کچھ Reasons ہیں جن کی وجہ سے نمازیں جمع کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بعض غیر احمدیوں نے یہ معمول بنایا ہوا ہے کہ اچھا آپ جمع نہ کریں لیکن پانچ منٹ انتظار کر کے اگلی نماز پڑھ لیں تو پھر جمع نہیں ہوتی۔ سوال یہ ہے کہ اگر آپ ظہر کی نماز پڑھ رہے ہیں اور جمع نہیں کر رہے اور وقت ہے تو پہلے چار سنتیں پڑھنی ہیں بعد میں بھی چار سنتیں پڑھنی ہیں اور اگر وقت نہیں ہے تو صرف دو سنتیں پڑھنی ہیں۔ تو اس میں بھی وقت لگتا ہے۔ پانچ منٹ تو نہیں لگتے۔ ٹکریں تو نہیں مارنی۔ نماز پڑھنی ہے تو طریقہ سے پڑھنی چاہیے۔ ایک نماز پڑھنے میں کم از کم 15 سے 25 منٹ لگتے ہیں۔ چار رکعتیں بھی پڑھیں تو 10۔15 منٹ کا وقفہ دے کے پڑھو تو یہ ممکن نہیں ہوسکتا۔ یہ لوگ تو اتنی جلدی جلدی نمازیں پڑھتے ہیں کہ پتہ نہیں دعا کرتے بھی ہیں یا نہیں۔ کہنے کو تو نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں۔ لیکن ٹکریں مار رہے ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے کہ جس طرح مرغی ٹھونگیں مارتی ہے دانہ کھاتے ہوئے اس طرح سجدے کرتے ہیں۔ پس اس کا جواب یہ دیں کہ حدیثوں میں سہولت آتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص مواقع پر نمازیں جمع فرمائی ہیں۔ اور اس زمانے میں نمازیں ضائع کرنے سے بہتر ہے کہ نمازیں جمع کر لی جائیں۔ نماز قضا ہونے سے بہتر ہے کہ جمع کر لو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ویسے جو یہاں مسجدوں میں عادت پڑ گئی ہے میں اس سے روکتا رہتا ہوں کہ سردیاں آئیں تو چار مہینے ظہر وعصر جمع کرتے ہیں اور گرمیاں آئیں گی تو چھ مہینے مغرب وعشاء جمع کرتے ہیں۔ یہ تو نمازیں نہ پڑھنے کا بہانہ ہے۔ اس لئے کہ میں وہاں لندن میں، یورپ میں اور یہاں بھی کئی دفعہ دیکھ چکا ہوں۔ بچوں نے اماں ابا کو صرف تین نمازیں ہی پڑھتے دیکھا ہے۔ اس لئے بچوں سے پوچھو کتنی نمازیں ہیں تو بعض بچے کہتے ہیں تین نمازیں ہیں۔ اس کی اصلاح ہونی چاہئے۔

ایک واقفہ نے سوال کیا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں جنگیں ہوتی تھیں تو کفّار عورتیں مسلمانوں میں بطور لونڈیاں لائی جاتی تھیں۔ تو صحابہ کے ان سے تعلقات بھی ہوتے تھے تو کیا وہ نکاح کے متعلق تعلیم کے آنے سے پہلے ہوتے تھے یا بعد میں بھی ایسا ہی تھا؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ: شادی بیاہ کیا ہے؟ سوسائٹی میں ایک اعلان ہے کہ یہ میری بیوی ہے۔ عرب میں جب پہلے جنگیں ہوتی تھیں تو اس وقت لوگوں کی سو سو بیویاں ہوتی تھیں اور اسلام سے پہلے عرب کے قبائل میں رواج تھا کہ جو لونڈی آئی اسے بیوی بنا لیا۔ وہ اس وقت رواج تھا۔ جب تک اسلامی تعلیم نہیں آئی اس وقت مسلمانوں میں بھی یہ رواج تھا۔ لیکن ایک حد تک تھا اور limited تھا۔ اگر وہ بیوی بنانا چاہتے تو اجازت تھی۔ لیکن جب قرآنِ کریم نے حکم دے دیا اور واضح تعلیم آگئی اور قرآنِ کریم میں درج ہے کہ اگر تم چاہتے ہو کہ لونڈیوں کو رکھنا ہے تو ان سے نکاح کروا اور ان کے حق مہر مقرر کرو اور پھر اس تعلیم کو مزید پختہ کر دیا کہ تم نے چار سے زیادہ شادیاں نہیں کرنی۔ اور اس میں مزید یہ بھی لکھ دیا کہ اگر تم انصاف نہیں کر سکتے تو ایک ہی کافی ہے۔

چونکہ جنگ کی وجہ سے عورتیں بیوہ ہو جاتی ہیں بچّے یتیم ہو جاتے ہیں۔ تو اسلام نے مسلمانوں کو یہ تعلیم بھی دی کہ ان یتیم لڑکیوں سے یا بیواؤں سے شادی کرو تا کہ تم شادی کر کے ان کے بچے پال سکو اور ان کا خیال رکھ سکو۔

پھر اس واقفہ نو نے سوال کیا کہ تعلیم آنے کے بعد کس طرح عمل ہوا۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب قرآن کریم کی تعلیم آگئی تو صحابہ سے بڑھ کر کون عمل کرنے والا تھا؟ قرآن مجید پر سب سے زیادہ وہی عمل کرتے تھے جن کے زمانے میں وہ اتر رہا تھا اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کی تشریح فرما رہے تھے۔ قرآن کریم میں جہاں لونڈیوں سے نکاح کا لکھا ہے وہاں ان کا حق مہر بھی مقرر فرمایا ہے۔ اور پھر لونڈی اور غلاموں کو تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آخری خطبہ میں ویسے بھی ختم کر دیا کہ آج سے کوئی غلام نہیں ہے۔ اور خود آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بھی غلام نہیں رکھے۔ ایک یہ ہے کہ کہیں سے عورت اغوا کی یا کہیں سے خریدی اور آگے بیچتے چلے گئے تو وہ لونڈی ہے۔ اور دوسرا جنگ کا مال ہے۔ یعنی ایک قبیلہ نے اسلام پر حملہ کیا۔ ان کے سارے لوگ حملہ آور ہوئے تو ان پر مسلمانوں نے جب فتح پائی تو ان میں فوجی بھی تھے اور عام پبلک بھی تھی جن میں خواتین بھی تھیں تو ان میں سے قیدی بنائے۔ اور پھر ان کو یہ سہولت دی کہ جو مرد یا عورتیں اپنا جرمانہ دے کر آزاد ہونا چاہتے ہیں ہو سکتے ہیں۔ بلکہ یہ بھی طے کیا کہ اگر تم کام کر کے اتنی رقم دے دو تو تم آزاد ہو سکتے ہو۔ پھر اس کے علاوہ اسلام نے یہ بھی تعلیم دی کہ اگر ان سے کوئی معاہدہ کر لو کہ تمہاری اتنی سروس کر دیں گے تو وہ بھی کر لو اور پھر اس کے بعد ان کو آزاد کر دو۔ پس جنہوں نے ظالمانہ طور پر مسلمانوں پر حملہ کیا، مسلمانوں نے ان کا جواب دیا اور ان کے مرد یا عورتوں کو غلام بنا لیا۔ اگر سزا کے طور پر ان سے جو بھی سلوک کیا جائے منع نہیں تھا۔ اس دنیا میں بھی یہ ہوتا ہے۔ لیکن وہاں تو خدا تعالیٰ نے ان کا یہ honour رکھا ہے کہ تم نے اگر عورتوں کو رکھنا ہے تو ان سے شادیاں کرو۔ لونڈی بنانے کا رواج عربوں میں تھا وہ تو شروع سے ہی بند ہو گیا تھا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت خدیجہؓ سے شادی کی تو ان کے سارے غلام آزاد کر دیئے۔

ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ: میں ایک دفعہ سنّی دوست سے احمدیت کے بارہ میں بات کر رہی تھی اور اس کو بتا رہی تھی کہ ہمارے عقائد کیا ہیں اور یہ کہ ہم مانتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آ گئے ہیں۔ تو وہ مجھ سے پوچھ رہی تھی کہ اگر مسیح موعود علیہ السلام آچکے ہیں تو پھر دنیا میں کرپشن کیوں ہے؟ اس کا جواب کیا ہوگا؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسے کہو کہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو صحیح طریقہ سے ماننے والے ہیں ان میں کرپشن نہیں ہے اور وہ اسی لئے آئے ہیں۔ وہ آئے اور انہوں نے یہ دعویٰ کیا کہ میں اصلاح کرنے کے لئے آیا ہوں اور میرے دو کام ہیں۔ ایک بندے کو خدا سے ملانا اور بندے کا جو دوسرے بندے پر حق ہے وہ اسے دلوانا۔ تو جب دوسروں کے حقوق ادا کرو گے تو کرپشن نہیں ہوگی۔ تو ان سے کہو کہ جماعت احمدیہ یہی کوشش کرتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں ہر خطبہ میں یہی سمجھاتا رہتا ہوں کہ احمدی ہونے کے بعد ہمارے اندر اور دوسروں کی نسبت ایک تبدیلی پیدا ہونی چاہیے اور ایک واضح فرق ہونا چاہئے۔ اور جو لوگ جماعت میں شامل ہو رہے ہیں وہ اسی لئے ہو رہے ہیں تا کہ ان برائیوں سے نجات ملے۔ اصل بات یہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر حضرت مسیح موعود نے دمشق کے کنارے پہ اترنا ہے اور اس کے ساتھ مہدی معہود نے ہونا ہے تو تلوار لے کر کتنے لوگوں کو کرپشن سے دور کروائیں گے۔ دنیا میں تو بہت زیادہ کرپشن پھیلی ہوئی ہے۔ کیا وہ پہلے سعودی عرب سے شروع کرے گا پھر سیریا جائے گا جہاں بہت کرپشن ہوئی ہے اور لوگوں کے بنیادی حقوق بھی نہیں ادا ہو رہے اور پھر ساری دنیا میں پھرتے پھرتے اس کی زندگی ختم ہو جائے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کرپشن ختم کرنے کا مطلب یہی ہے کہ وہ ایسی تعلیم دے گا کہ جو اسلام کی اصل تعلیم ہوگی۔ اور اس تعلیم سے وہ لوگوں کی اصلاح کرے گا اور اسلام کی صحیح تعلیم قائم کرے گا۔ اسی کو کرپشن ختم کرنا کہتے ہیں۔ کرپشن ڈنڈے کے زور سے تو نہیں ختم ہو سکتی۔ ویسے کس طرح کرپشن کا پتہ لگے گا؟ کیا پتہ کہ underhand کتنی کرپشن ہو رہی ہے؟ تو اس کا مطلب یہی ہے کہ وہ ایسی تعلیم لائے گا کہ لوگ اپنی کرپشن سے توبہ و استغفار کریں۔ اور ہم یہی بتاتے رہتے ہیں۔ اور ہم تو مسلسل یہ تعلیم پھیلا رہے ہیں جس سے کرپشن سے نجات مل سکتی ہے۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچیوں کو قلم عطا فرمائے۔

واقفات نو بچیوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ کلاس ساڑھے سات بجے ختم ہوئی۔

واقفین نو بچوں کی حضور انور کے ساتھ کلاس

اس کے بعد پروگرام کے مطابق واقفین نو بچوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔

تلاوت قرآن کریم سے کلاس کا آغاز ہوا جو عزیزم سید لبیب احمد جنود نے کی اس کے بعد اس کا اردو ترجمہ مدثر احمد اور انگریزی ترجمہ ارسلان سلمان نے پیش کیا۔

بعد ازاں عزیزم مستجاب قاسم کا نگ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ عربی زبان میں پیش کی اور اس کا درج ذیل اردو ترجمہ عزیزم عاطر مجتبیٰ خان نے پیش کیا۔

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنت کی طرف اور جو انسان ہمیشہ سچ بولے اللہ کے نزدیک وہ صدیق لکھا جاتا ہے اور جھوٹ، گناہ اور فسق و فجور کی طرف لے جاتا ہے اور فسق و فجور جہنم کی طرف اور جو آدمی ہمیشہ جھوٹ بولے وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کذّاب لکھا جاتا ہے۔

(صحیح البخاری کتاب الادب)

اس کے بعد حدیث کا انگریزی ترجمہ عزیزم ارسم ورک نے پیش کیا۔

بعد ازاں عزیزم علی شاہان بٹ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام

ہے شکر رب عز و جل خارج از بیاں
جس کے کلام سے ہمیں اس کا ملا نشاں

خوش الحانی سے پیش کیا۔ اس نظم کا انگریزی ترجمہ عزیزم ممتاز جاوید نے پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزم تحسین احمد نے سچائی کے عنوان پر تقریر کی۔

اس کے بعد پروگرام کے مطابق حضور انور نے بچوں کو سوالات کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

واقفین نو بچوں کے ساتھ مجلس سوال و جواب

اس کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا۔

...ایک واقفِ نو بچے نے سوال کیا کہ حضور آپ

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka

ZUBER ENGINEERING WORK
زبیر احمد شحنہ
(الیس اللہ بکافٍ عبدہ)
Body Building
All Types of Welding and Grill Works

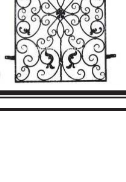
Cell: 09886083030, 09480943021
HK Road- YADGIR-585201
Distt. Gulbarga (KARNATKA)

سیسکاٹون کب تشریف لائیں گے؟

اس پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جواباً فرمایا کہ جب اللہ چاہے گا۔

...ایک اور واقفِ نو نے عرض کی کہ وہ MBA کر رہے ہیں اور اس پر 19 ہزار ڈالرز خرچ ہوں گے۔ تو کیا واقفینِ نو اسٹوڈنٹس لون (Loan) لے سکتے ہیں؟

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچے سے دریافت فرمایا کہ کیا یہ لون (Loan) سود کے بغیر ہوگا؟ جس پر طالب علم نے عرض کی کہ حضور کچھ مدّت کے بعد دو فیصد سود لگے گا۔ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مزید دریافت فرمایا کہ جب تک پڑھ رہے ہیں اس وقت تک کوئی سود نہیں ہے؟ اس پر طالبعلم نے عرض کیا کہ ایسا ہی ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر بغیر سود کے ہے تو لے سکتے ہیں لیکن اگر کوئی اور مجبوری ہو تو مجھے بھی بتا سکتے ہیں۔

...ایک واقفِ نو نے سوال کیا کہ ان کے غیر احمدی دوست ہیں اور وہ پوچھتے ہیں کہ قرآنِ کریم سے کس طرح ثابت کیا جاسکتا ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام مسیح موعود اور امام مہدی ہیں؟

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا: بہت ساری باتیں ہیں جن پر مسلمان عمل کرتے ہیں مگر وہ قرآن میں نہیں پائی جاتیں۔ کیا قرآنِ کریم سے ثبوت ملتا ہے کہ ہمیں نمازِ فجر کی دو سنتیں اور دو فرض ادا کرنے چاہئیں؟ یا پھر جس طرح ہم ظہر کی نماز پڑھتے ہیں اور عصر کی نماز پڑھتے ہیں، اس کی تفصیل ملتی ہے؟ اور پھر مغرب اور عشاء کی نمازوں ہیں۔ کیا ان کی رکعتوں کا قرآن کریم میں کوئی ثبوت ہے؟

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ بعض چیزیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح کیں؟ اب فرض نمازوں کی جو رکعات ہیں، جو سنتیں ہیں اور جو نوافل ہیں یہ سب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق کے مطابق کر رہے ہیں۔ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کی بعثت کے بارہ میں پیشگوئی فرمائی کہ ایک وقت آئے گا کہ جب مسلمان صرف نام کے مسلمان ہوں گے اور عمل کے لحاظ سے نہیں ہوں گے۔ الفاظ کے سوا قرآن کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔ اور اس زمانہ میں مساجد بظاہر تو آباد نظر آئیں گی لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا تھا کہ مہدی کی آمد کے کچھ نشانات ہوں گے اور وہ نشانات قرآنِ کریم میں بھی ہیں۔ مثلاً پُرانے زمانہ کے ذرائع آمد و رفت ترک کردیئے جائیں گے۔ اور اب ہم یہ دیکھ بھی رہے ہیں کہ وہ چھوڑ دیئے گئے ہیں۔ کوئی بھی شخص اب گھوڑا، اونٹ یا اور اس قسم کی کوئی چیز آمد و رفت کے لئے استعمال نہیں کرتا۔ اور اس کے علاوہ قرآنِ کریم میں اور بھی کئی نشانات ہیں۔ مثلاً پریس اور میڈیا اور پیغام پھیلانے وغیرہ کے ذرائع کے بارہ میں ذکر ہے اور آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ یہ ہو رہا ہے اور ساری دنیا میں نشر و اشاعت اور ذرائع مواصلات ایسے ہیں کہ منٹوں میں پیغام پہنچ جاتا ہے۔ سورۃ التکویر میں بہت ساری پیش گوئیاں ہیں۔ اس کے علاوہ کچھ اور سورتیں بھی ہیں جہاں امام مہدی کے زمانہ کے حوالہ سے پیشگوئیاں موجود ہیں۔ اگر آپ پڑھیں تو آپ کو پتہ لگ جائے گا کہ وہ تمام پیشگوئیاں جو قرآن شریف میں موجود ہیں وہ اِس زمانہ میں پوری ہو چکی ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ: قرآن شریف کی تفسیر کون کرتا ہے؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود کرتے ہیں۔ تو جب سورۃ الجمعۃ کی یہ آیت وَ آخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ نازل ہوئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے پوچھا کہ وہ کون لوگ ہیں جو یہاں تو نہیں ہیں لیکن ہم سے آخری زمانہ میں ملیں گے؟ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے فرمایا کہ وہ لوگ اِن لوگوں میں سے ہوں گے یعنی اہلِ فارس یا غیر عرب لوگوں میں سے ہوں گے۔ تو یہ وہ باتیں ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں موجود ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ: پھر اس کے علاوہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو ایسے نشانات ہیں جو اس سے پہلے کبھی بھی نہیں ہوئے اور نہ آئندہ کبھی ہوں گے۔ وہ آسمانی نشانات ہیں اور وہ نشانات سورج اور چاند کا گرہن ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص طور پر اس بات کا ذکر کیا کہ جن تین دنوں میں چاند اور سورج گرہن ہوتے ہیں، ان میں سے چاند گرہن پہلے دن اور سورج گرہن دوسرے دن ہوگا۔ اور یہ 1894ء میں ہوا۔ وہ لوگ جو فلکیات کا علم رکھتے ہیں ان کو معلوم ہے کہ چاند گرہن تین دنوں یعنی مہینہ کی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخوں میں سے ہوتا ہے۔ اور سورج گرہن 27، 28 اور 29 تاریخوں میں ہوتا ہے۔ اور اس کے علاوہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی بیان فرمایا کہ یہ گرہن رمضان کے مہینہ میں ہوگا۔ 1894ء میں یہی بات مشرقی hemisphere میں ہوئی اور 1895ء میں یہی بات مغربی hemisphere میں ہوئی۔ اور شمالی امریکہ اور کینیڈا بھی اس بارہ میں جانتا ہے۔ اور کئی امریکہ کے اخبارات نے ذکر کیا کہ یہ گرہن رمضان کے مہینہ اور انہی دنوں میں ہوئے۔ اور ہندوستان کے اخبارات میں بھی ذکر ہے کہ یہ گرہن رمضان کے مہینہ اور انہی دنوں میں ہوئے۔ اور یہ وہ نشان ہے جس کو اس زمانہ کے نام نہاد ملّاں اور علماء مانگ رہے تھے۔ جب یہ نشان پورا ہوا تو انہوں نے کہہ دیا کہ نہیں یہ نشان نہیں ہے۔ اور اس کو ماننے سے انکار کر دیا۔ تو یہ لوگ ضدّی لوگ ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننا نہیں چاہتے اور بہانے کرتے ہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ بہت سارے نشانات ہیں جو قرآنِ شریف میں موجود ہیں اور ان نشانات کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تشریح فرمائی ہے۔ آپ سورۃ تکویر کو پڑھیں تو آپ کو بہت سارے نشانات مل جائیں گے۔

...ایک اور طالبِ علم نے سوال کیا کہ ہم دجال کو اپنی روز مرہ زندگی میں کس طرح پہچان سکتے ہیں؟

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سوال یہ ہے کہ دجال ہے کیا؟ دجل کا مطلب ہے دھوکہ یعنی جو چیز بھی آپ کو دھوکہ دے رہی ہے وہ دجالیت ہے اور اس زمانہ میں اور خاص طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں عیسائیت نے غلط رنگ اختیار کر کے غلط طور پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا بنا کر پیش کیا اور پھر اس کو ذرائع مواصلات استعمال کر کے پھیلایا۔

اُسی دھوکا دہی سے اُس وقت انڈیا میں بھی لاکھوں مسلمان عیسائی ہو رہے تھے۔ اس وجہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو فوت ہو گئے، وہ زمین میں دفن ہیں، عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ بیٹھے ہیں اس کا مطلب ہے کہ ان کا درجہ بڑا اونچا ہے۔ تو یہ ایک دھوکا تھا جو دیا جا رہا تھا۔ یہ بھی دجل تھا اور اُس زمانہ میں اپنی انتہاء پر پہنچا ہوا تھا۔ اور آج کے زمانہ میں بھی دجالیت موجود ہے جب غلط رنگ میں مذہب کو بیان کیا جائے یا غلط رنگ میں کسی بھی چیز سے فائدہ اٹھایا جائے تو یہ دجالیت ہی ہے۔ گورنمنٹوں کے بعض پولیٹکل بیان ہی ہوتے ہیں جو غلط رنگ میں دئے جاتے ہیں۔ مثلاً اب میں جانتا ہوں یہی مغربی قومیں ہیں، بعض حکومتیں ہیں جو ایک طرف تو کہتی ہیں کہ شدّت پسندی ختم کرو اور مسلمان سب شدّت پسند ہیں اور یہ ہے اور وہ ہے۔ اور دوسری طرف یہی وہ لوگ ہیں جن میں سے بعض شدت پسندوں کو فنڈنگ بھی کرتے ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ: ایک انسانی حقوق کے کارکن سے، جو ایک ملک کے وزیر اعظم کا بڑا مشیر تھا، میری بات ہوئی تو اس سے میں نے کہا کہ تم لوگ ایک طرف تو کہتے ہو کہ دہشت گردی ہو رہی ہے اور دوسری طرف ایک حکومت کی طرف سے ان دنوں پاکستان کو دینے کیلئے ساٹھ ملین ڈالر سعودی عرب کو دیئے گئے تھے۔ تو میں نے کہا یہ کس لئے بھیجے ہیں؟ تم لوگ کیا چاہتے ہو؟ تو کوئی مجھے جواب نہیں دے سکا۔ ہنس کے چپ کر گیا۔ تو یہ بھی دجل ہے۔ تو ہر چیز جہاں دھوکا چل رہا ہے دجل ہی ہے۔ تو یہی دجال ہیں، اور ہمیں ان سے بچنا ہے اور اسلام کی صحیح تصویر پیش کرنی ہے۔

...ایک اور طالب علم نے سوال کیا کہ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جنوری میں اپنے جمعہ کے خطبہ میں فرمایا تھا کہ وہ واقفینِ نو جو بزنس سٹڈیز میں ہیں وہ اپنا وقف چھوڑ دیں، اس میں کیا حکمت ہے؟

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ بات صحیح طرح نہیں سمجھے۔ اس خطبہ کو غور سے سنیں۔ چھ سات مضامین میں نے بتائے تھے کہ یہ بڑے اہم مضامین ہیں کہ جن کی اس وقت جماعت کو ضرورت ہے۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم بزنس پڑھ رہے ہیں۔ جب ان سے پوچھو کہ کیا کرو گے تو وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم اس کے بعد اپنا بزنس کریں گے یا میرے ماں باپ کا، فیملی کا بزنس ہے اس میں جائیں گے۔ تو ان کو میں نے کہا تھا کہ ایسے لوگوں کو تو چاہئے کہ اگر وہ اس نیت سے پڑھ رہے ہیں کہ اپنے فیملی بزنس میں جانا ہے یا اپنا بزنس کرنا ہے تو وہ پھر وقف چھوڑ دیں اور یہ اعلان کریں کہ ہم نے وقف توڑ دینا ہے۔ یہ نہ ہو کہ آخر وقت تک پڑھتے رہیں اور ہم سمجھیں کہ وقفِ زندگی ہے اور جو گریجویشن کر لے، ماسٹرز کر لے، کوالیفائی کر لے، اور جب وقت آئے کہ آؤ جماعت کی خدمت کرو تو کہہ دے السلام علیکم، میں تو اپنا فیملی بزنس کر رہا ہوں۔ میں نے ساتھ یہ بھی کہا تھا کہ وقفِ نو کو ہر لیول پہ راہنمائی چاہیئے۔ ایک منصوبہ ہونا چاہیئے۔ اس منصوبہ کے لئے میں نے جماعتوں کو کہا تھا کہ اگلے تین چار مہینوں میں مجھے ایک منصوبہ بنا کر بھیجیں کہ آپ کے واقفینِ نو کتنے ہیں۔ ان میں سے کتنے ڈاکٹر بن سکتے ہیں، کتنے ٹیچر بن سکتے ہیں، کتنے انجینئر بن سکتے ہیں اور کتنے انجینئرنگ کی مختلف برانچز میں جائیں گے؟ کتنے زبان دان بن سکتے ہیں اور کون کون سی زبانوں میں جا رہے ہیں؟ اور کتنے ماہرِ اقتصادیات بنیں گے یا بزنس پڑھیں گے یا اکاؤنٹنگ پڑھیں گے۔ اور اسی طرح مختلف علوم ہیں۔ پتہ نہیں کہ کینیڈا والوں نے ابھی تک بھیجا ہے یا نہیں؟ تو یہ سارا منصوبہ ہمارے سامنے ہو تو منصوبہ بندی کر سکتے ہیں کہ اگلے دس سالوں میں ہمیں کیا کیا چاہیئے۔

اگر اس طرح haphazard کام ہو رہا ہو تو وقفِ نو کا کوئی جھنڈ تو ہم نے جمع نہیں کرنا۔ ہمیں تو ایسے لوگ چاہئیں جو جماعت کے کام آسکیں۔ اس لئے میں نے کہا تھا کہ ایک تو ہمیں پتہ ہونا چاہیئے۔ جس کو پوچھو وہ کہتا ہے کہ میں گرافکس میں ماسٹرز کر رہا ہوں۔ میں بیچلر کر رہا ہوں یا اکاؤنٹنگ میں کر رہا ہوں۔ سارے گرافکس میں چلے جائیں گے تو ہمارے پاس تو MTA کے لئے اتنی ضرورت نہیں ہے کہ ہر ایک کو گرافکس میں لے لیں۔ اس لئے ہر موقع پر رہنمائی لیں۔ 15 سال کی عمر میں، 18 سال کی عمر میں، اور یونیورسٹی ختم کرنے کے بعد بھی رہنمائی لیں۔ باقی اگر آپ فائنانس یا بزنس ایڈمنسٹریشن میں ہیں اور آپ کی نیت وقف کرنے کی ہے تو پہلے پوچھیں کہ میں یہ پڑھ رہا ہوں اور مجھے آگے کیا کرنا چاہیئے۔ پھر ہم آپ کی رہنمائی کریں گے کہ آپ کو کیا کرنا چاہیئے۔ میں نے اس طرح نہیں کہا تھا کہ اگر بزنس پڑھو گے تو گناہ ہو جائے گا اور تمہیں سزا مل جائے گی۔ میرا یہ مطلب نہیں تھا۔ ترجمہ کرنے والے نے پتہ نہیں کیا ترجمہ کیا مگر خطبہ کے الفاظ یہ نہیں تھے۔ انگریزی میں خلاصہ نہ پڑھیں بلکہ تفصیل سے پڑھیں۔ آپ کو اردو آتی ہے تو تفصیل سے خطبہ سنیں۔ خطبہ انٹرنیٹ پر موجود ہے اور ہر وقت جو آپ iPad لے کر اِدھر اُدھر دیکھتے رہتے ہیں، تو اس خطبہ کو بھی سن لیں۔

...ایک اور طالب علم نے سوال کیا کہ حضور خاکسار جامعہ میں جانا چاہتا ہے تو کیا تخصص کے بعد ہم کسی اور مضمون میں پڑھائی کر سکتے ہیں؟

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

تم پہلے جامعہ جاؤ پھر فیصلہ کریں گے کہ تمہیں تخصص کرانا ہے کہ نہیں کرانا۔ تخصص کا فیصلہ تم نے خود نہیں کرنا۔ جب آپ جامعہ میں پڑھیں گے تو پتہ لگے گا کہ آپ کا کس چیز میں رجحان ہے اور اس کے مطابق پھر آپ کو تخصص اگر کرانا ہوگا تو جماعت کرائے گی۔ اگر جماعت سمجھے گی کہ آپ کو تخصص نہیں کروانا اور آپ کو فیلڈ میں بھیج دینا ہے کہ جائیں تبلیغ کریں، بولیویا میں یا

ADEEBA APPAREL'S
Contact for all types Manufacturing of
SUITS & SHERWANI
House No. 1164, Gali Samosaan
Farash Khana Delhi- 110006
Tanveer Akhtar 08010090714,
Rahmat Eilahi 09990492230

M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

Trinidad میں یا گوئٹے مالا میں یا برکینا فاسو میں یا مالی میں جہاں آج کل نائیجیریا کے Bokoharam والے شدّت پسند مسلمان کام کر رہے ہیں وہاں جا کر تبلیغ کرنی ہے۔ آپ کو کہاں بھجوانا ہے یا کیا کرنا ہے اس کا فیصلہ ہم نے کرنا ہے، آپ نے نہیں کرنا۔ شاہد کی ڈگری کے بعد آپ کو جماعت بتائے گی کہ آپ میں اتنی استطاعت اور صلاحیت ہے کہ آپ نے تخصص کرنا ہے یا نہیں۔ تخصص میں تو چند ایک لئے جاتے ہیں۔ اگر اتنے بہترین طالب علم ہو جاؤ گے تو پھر اس وقت فیصلہ ہو جائے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہمارے بعض متخصصین ایسے بھی ہیں کہ انہیں تخصص کرانے کے بعد انہیں یونیورسٹی سے ماسٹرز بھی کرایا ہے۔ انگلش میں بھی کرایا ہے۔ یہاں بھی ایک دو فرنچ میں کر رہے ہیں، پھر بائبل کے علم میں کر رہے ہیں۔ بعض دینی علوم میں تخصص کر رہے ہیں اور بعض عربی زبان میں بھی کر رہے ہیں۔ اگر وہ اچھے، shining، بہترین طالب علم ہوں تو جامعہ کے لڑکوں کو آگے مزید یونیورسٹی میں بھی بھیجا جاتا ہے۔

۞ ... اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ مجھے یہ بتاؤ آپ میں سے کتنوں نے جامعہ میں جانا ہے؟

چند ایک ہاتھ کھڑے ہوئے۔ تو اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اتنے تھوڑے لڑکے اور وہ بھی چھوٹی عمر کے۔ ان میں بڑے تو ہیں نہیں۔ وہاں ابھی یوکے میں خدام الاحمدیہ نے تربیتی کلاس کی ہے تو وہاں GCSE کے چالیس لڑکوں نے جامعہ جانے کے لئے فارم بھی حاصل کئے ہیں۔ یہاں آپ لوگ نکمے ہو، ہاتھ ہی نہیں اٹھاتے۔

۞ ... پھر ایک طالبِ علم نے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص خلیفہ کے لئے منتخب ہو جائے تو اسے کیسے پتہ چلتا ہے کہ وہی خلیفہ ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جماعت میں ایک نظام ہے۔ ایک انتخابی کمیٹی ہے۔ یہ انتخابی کمیٹی خلیفہ کی وفات کے بعد بیٹھتی ہے۔ اور پھر وہ نئے خلیفہ کو چنتی ہے۔ یہ ابھی تک اللہ تعالیٰ کا جماعت کے ساتھ سلوک ہے، اس طرح خدا تعالیٰ جماعت پر اپنا فضل کر رہا ہے کہ انتخابی کمیٹی کے دل میں خیال آتا ہے اور اس کی کئی مثالیں ہیں۔ جو انتخابی کمیٹی میں بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے اپنی باتیں بتائی ہیں کہ کس طرح ان کے دل میں خیال آیا کہ کس کو ووٹ دینا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ سے لے کر خلافتِ خامسہ کے الیکشن تک اللہ تعالیٰ کی ہی تائید و نصرت ساتھ چلی آرہی ہے۔ ان کے دلوں میں جب خیال آتا ہے تو یہی سوچا جاتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ڈالا گیا ہے۔ کیونکہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے کچھ اور سوچا تھا کہ کسی اور کے حق میں رائے دیں گے یا ووٹ دیں گے۔ لیکن لگتا تھا کہ کوئی غیبی طاقت ہے جو زبردستی ہمارا ہاتھ اٹھا رہی ہے اور ہاتھ کو اٹھا کر کھڑا کر دیتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جہاں تک آپ کا یہ سوال ہے کہ جو انسان چن لیا جاتا ہے اس کو کس طرح پتہ لگ جاتا ہے کہ وہ خلیفہ ہے؟ تو میرا تجربہ یہی ہے کہ پہلے 10 منٹ تو کچھ پتہ نہیں لگتا کہ کیا ہو گیا۔ اس کے بعد آہستہ آہستہ اللہ تعالیٰ ایسی تسلی ڈالتا ہے اور ہر چیز پر سکون ہو جاتی ہے۔ اور پھر یہ لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے ساتھ ہے۔ جو میں کام کروں گا اس میں اللہ تعالیٰ برکت ڈالے گا۔ اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ جماعتِ احمدیہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا جو سلوک ہے کہ جماعت مسلسل ترقی کر رہی ہے۔ پس اگر جماعت ترقی کر رہی ہے تو اسکا مطلب ہے کہ وہ شخص جو منصبِ خلافت پر فائز ہوا ہے وہ خدائی رہنمائی میں ہے۔

۞ ... ایک اور طالب علم نے سوال کیا کہ جب بھی کوئی بڑی تباہی یا قدرتی آفت آتی ہے تو وہ اکثر غریب طبقہ پر آتی ہے تو اس میں کیا حکمت ہے؟ اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آفت جب آتی ہے تو غریب ممالک پر تو نہیں آتی۔ امریکہ غریب ملک تو نہیں ہے جس پر اتنے طوفان آرہے ہیں؟ ہاں، جو امیر لوگ ہیں تو پبلک ہی ہے جو ان کو امیر بنا رہی ہوتی ہے۔ کوئی انڈسٹری چل رہی ہے تو اس میں جو عام مزدور ہے وہی کام آرہا ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے اگر میں نے دنیا کو ایک دم میں تباہ کرنا ہوتا تو میں جانداروں میں سے کسی چیز کو نہ چھوڑتا۔ اس کا مطلب ہے کہ جو جاندار چیزیں ہیں، جانور وغیرہ، پہلے ان کی تباہی آتی اور جب ان کی تباہی آتی تو انسان کی تباہی بھی آجاتی۔ تو غریب زیادہ متاثر اس لئے ہوتا ہے کہ علاقہ میں ان کے پاس اچھے مکان نہیں ہیں یا بعض slums میں رہنے والے ہیں۔ یا قحط ہے تو اس کیلئے تو امیروں نے ذخیرہ کر لیا۔ لیکن امیر کتنے لوگ ہوتے ہیں؟ ایک تھوڑی سی آبادی ہوتی ہے جو اس لیول کی ہوتی ہے کہ اپنے آپ کو بچا سکے۔ باقی کسی بھی قسم کی آفت سے یا قحط سے یا کوئی بھی مصیبت آتی ہے تو عام پبلک پہلے متاثر ہوتی ہے لیکن آخر کار دوسرے بھی اس سے متاثر ہو جاتے ہیں۔ اس کا مختصراً جواب یہی ہے۔

۞ ... ایک اور طالب علم نے سوال کیا کہ میں کیتھولک اسکول میں جاتا ہوں اور اپنے اساتذہ کے ساتھ جب بات کرتا ہوں تو ان سے پوچھتا ہوں کہ وہ ایک خدا کو کیوں نہیں مانتے۔ تو وہ اس سوال سے بھاگتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ہمارے دل کو بڑا کیا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: وہ ایک خدا کو تو مانتے ہیں مگر کہتے ہیں کہ باپ اور بیٹا بھی ہے۔ اور سب ایک ہی ہیں۔ تو ان سے کہو کہ اگر سب ایک ہی ہیں تو پھر باپ کون ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ان کو بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ یہ کہتا ہے کہ اگر ایک خدا کی بجائے دو خدا ہوں اور ہر ایک خود مختار ہو تو پھر باپ بھی خود مختار ہو گا اور بیٹا بھی۔ اور ہر ایک اپنی مرضی کرے گا جس سے سارا نظام درہم برہم ہو جائے گا۔ یہاں تک کہ کُل کائنات کا نظام درہم برہم ہو جائے گا۔ اس لئے کوئی ایک طاقت ہونی چاہئے جو کنٹرول کر رہی ہو۔ اور وہ جو کنٹرول کرنے والی طاقت ہے وہی خدا ہے اور اسی کے تحت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔

اس کے بعد حضورِ انور نے ازراہِ شفقت طلباء میں تحائف تقسیم فرمائے اور واقفین سے مختلف امور کے بارے میں استفسار بھی فرماتے رہے۔

واقفین نو بچوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ کلاس ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہی۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج شام کے اس سیشن میں 18 فیملیز کے سو افراد اور تین افراد نے انفرادی طور پر اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ان سبھی احباب نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔ ملاقات کرنے والی یہ فیملیز کیلگری کے علاوہ لائڈ منسٹر، سسکاٹون، مانٹریال اور ٹورانٹو سے طویل اور تھکا دینے والے سفر کر کے پہنچی تھیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام نو بج کر پچاس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز "مسجد بیت النور" تشریف لائے اور نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

خطبہ نکاح و اعلان نکاح

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل تین نکاحوں کا اعلان فرمایا:

تشہد، تعوذ اور خطبہ نکاح کی آیات مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

"اس وقت میں چند نکاحوں کا اعلان کروں گا۔"

بعد ازاں حضور انور نے درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

1۔ عزیزہ عفت ارشد صاحبہ (واقفہ نو) بنت مکرم محمود احمد ارشد صاحب کا نکاح عزیزم فہد نوید احمد ابن مکرم ڈاکٹر شفیق احمد قیصر صاحب کے ساتھ طے پایا۔

2۔ عزیزہ ماہم احمد صاحبہ بنت مکرم محمد مبشر اللہ چوہدری صاحب کا نکاح عزیزم بلال ملک صاحب ابن مکرم ناصر محمود ملک صاحب کے ساتھ طے پایا۔

3۔ عزیزہ رابعہ امتیاز صاحبہ بنت مکرم امتیاز احمد صاحب کا نکاح Mr. Jordan William Horbay ابن مکرم Bill Horbay کے ساتھ طے پایا۔

عزیزم William Horbay کینیڈین نوجوان ہیں اور انہوں نے مئی 2012ء میں بیعت کی تھی۔

حضور انور نے اس نوجوان کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ نکاح کے موقع پر یاد رکھنا چاہئے کہ اسلام میں نکاح کی بنیاد، شادی کی بنیاد تقویٰ اور سچائی پر ہے اور مرد اور عورت دونوں کو ہر وقت اس کا خیال رکھنا چاہئے اور تقویٰ اور سچائی ہمیشہ ان کے مدنظر رہنی چاہئے۔ اگر آپ دونوں ہمیشہ اس کو مدنظر رکھیں تو کامیاب زندگی گزاریں گے اور میں یہ توقع رکھتا ہوں کہ یہ بندھن زندگی کے آخری لمحے تک قائم رہے گا۔ انشاء اللہ

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور سبھی فریقین کو ازراہ شفقت شرف مصافحہ سے نوازا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

(الفضل انٹرنیشنل ۱۳ ستمبر ۲۰۱۳)

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"کسر صلیب جانکاہ دُعاؤں پر موقوف ہے" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۵۶۱)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیما پوری۔ صدر و ضلعی امیر جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad
سٹڈی ابراڈ
All Services free of Cost
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association, USA.
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh,
Phone : +91 40 49108888.

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

قسط: پنجم

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ جرمنی 2013ء

الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا میں مسجد بیت السبحان کے سنگ بنیاد اور مسجد بیت العطا کے افتتاح کی خبروں کی اشاعت اور اس ذریعہ سے وسیع پیمانے پر اسلام احمدیت کے پیغام کی تشہیر۔

(جرمنی میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ) (رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

24 جون بروز سوموار 2013ء (حصہ سوم)

الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا میں مسجد بیت السبحان کے سنگ بنیاد اور مسجد بیت العطا کے افتتاح کی خبریں

''مسجد بیت السبحان'' Mörfelden کے سنگ بنیاد اور ''مسجد بیت العطا'' Flörsheim کے افتتاح کی خبریں الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا میں آئی ہیں۔

❁......اخبار Frankfurter Rundschau نے ''مسجد بیت السبحان'' کے سنگ بنیاد کی تفصیلی خبر دی ہے۔ اس میں جرمنی جماعت کی تاریخ بیان کی گئی ہے۔ مسجد کے متعلق معلومات دیتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ مینار 16 میٹر اونچا ہوگا۔ شہری انتظامیہ کے متعدد افسر اس تقریب میں شامل تھے۔ شہر کے میئر نے جماعت کا انٹیگریشن کے لئے شکریہ ادا کیا اور بتایا کہ مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں تمام سیاسی پارٹیوں میں اتفاق رائے تھا۔

اخبار نے لکھا کہ خلیفۃ المسیح نے اپنے خطاب میں مہمانوں کا تشریف لانے پر شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے محبت اور امن کو اپنی تقریر کا مرکزی نقطہ بنایا۔ انہوں نے کہا کہ انٹیگریشن (Integration) امن کے قیام کے لئے اہم ترین امور میں سے ایک ہے۔ خلیفۃ المسیح نے مسجد کی تعمیر کی اجازت دینے پر بھی شکریہ ادا کیا۔

❁......اخبار Frankfurter Neue Presse نے ''مسجد بیت السبحان'' کے سنگ بنیاد کی خبر دیتے ہوئے لکھا: یہ دن جماعت احمدیہ "Mörfelden" کے لئے بہت خاص اہمیت کا حامل دن تھا۔ بچوں کو بہترین خوبصورت کپڑے پہنائے گئے اور مختلف ترانے یاد کروائے گئے۔ دو مارکیاں بھی لگائی گئیں ایک مردوں کے لئے اور ایک عورتوں کے لئے۔ یہ تیاریاں اس مسجد کے سنگ بنیاد کے لئے تھیں۔ مگر ایک زیادہ بڑی خوشی اس جماعت کے لئے یہ تھی کہ موجودہ خلیفہ مرزا مسرور احمد صاحب کی تشریف آوری متوقع تھی اور خلیفۃ المسیح کی جرمنی میں آمد اس مسجد کے سنگ بنیاد رکھے جانے کا موجب بنی۔ جب کہ ابھی مسجد کے تعمیری معاملات شروع ہونے میں کچھ وقت باقی ہے۔ اخبار نے لکھا کہ خلیفۃ المسیح نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ یہاں کے احمدی نوجوان جرمن معاشرہ میں اور سوسائٹی میں اس طرح مدغم ہو چکے ہیں کہ وہ اب جرمن ہی لگتے ہیں۔ خلیفۃ المسیح نے یہاں قیام کرنے والوں کو جرمن لوگوں کے ساتھ Integration کی خصوصی طور پر توجہ دلائی۔

خلیفۃ المسیح نے اپنے خطاب میں اس شہر کی تاریخ کے حوالہ سے بتایا کہ یہاں وہ لوگ آکر آباد ہوئے ہیں جن پر مذہب کی وجہ سے ظلم وستم ہوا ہے۔ اس شہر نے امن اور رواداری کی ایک مثال قائم کی ہے کہ جب مظلوم پروٹیسٹنٹ عیسائیوں پر ظلم ہوا تو اس شہر نے ان کو جگہ دی۔ اسی طرح احمدی مسلمان بھی جو اپنے ملک میں ظلم وستم کا شکار ہیں ان کو بھی اس شہر میں رہنے کے لئے جگہ دی۔

اخبار نے لکھا اس کے بعد خلیفۃ المسیح نے سب سے پہلے مسجد کا سنگ بنیاد رکھا اور مختصر دعا کی۔

مسجد بیت العطاء Flörsheim کی افتتاحی تقریب کی خبر صوبہ Hessen کے ریڈیو نے بھی دی۔

❁......اخبار Main Taunus Kurier نے اپنی 25 جون کی اشاعت میں مسجد کے افتتاح کی خبر ''مسجد عطا کا باقاعدہ افتتاح'' کے عنوان کے تحت دی۔

اخبار نے لکھا کہ یہ مسجد ایک سال کی تعمیر کے بعد مکمل ہوئی ہے۔ کل شام کو مسجد عطا کا باقاعدہ افتتاح ہوا۔ صبح سے ہی جماعت کے ممبران شام کو ہونے والی افتتاحی تقریب کے انتظامات میں مصروف تھے۔ جب کہ شام کو تقریباً تین سو مہمانوں سے مسجد کا علاقہ بھر گیا۔

مہمان خصوصی انگلینڈ میں رہنے والے جماعت احمدیہ کے سربراہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب تھے۔ انہوں نے Main Taunus District کی پہلی مسجد کو برکت بخشی۔ خلیفہ کے ساتھ صوبہ کے سٹیٹ منسٹر Dr.Kriszeleit اور Michael Cyriax، ڈسٹرکٹ چیف کونسلر، شہر کے میئر Michael Antenbrink، پڑوسی اور بہت سے مہمان شامل تھے۔ منگل اور بدھ کی دوپہر بارہ سے شام سات بجے تک مسجد تمام دلچسپی رکھنے والوں کے لئے کھلی ہے اور انہیں آنے کی دعوت ہے۔

❁......اخبار Main Spitze نے لکھا کہ خلیفۃ المسیح نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ یہ جگہ پہلے ایک مارکیٹ تھی جہاں بہت سی چیزیں پیسوں کے عوض دی جاتی تھیں جو کہ جسمانی ضروریات کے لئے ہوتی ہیں۔ مسجد میں بھی کچھ ہوتا ہے جو خریدا نہیں جاسکتا، مفت ملتا ہے اور روحانی ہوتا ہے۔ خلیفہ نے بتایا کہ یہ مسجد صرف طوعی چندوں سے تعمیر کی گئی ہے، خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے یہ دیئے گئے چندے، چندہ دینے والوں پر بوجھ نہیں ہوتے۔ جماعت کے افراد خود مالی قربانی کرتے ہیں۔ ہمیں حکومت سے کچھ نہیں چاہیے۔ ہمارا ایک سیٹلائٹ چینل ہے جو ساری دنیا میں 24 گھنٹے چلتا ہے اور وہ بھی بغیر کسی اشتہار کے چلتا ہے۔ ہمارے بانی نے ہمیں یہ تعلیم دی کہ تمام مذاہب کی عزّت کریں۔

❁......Echo Online نے بتایا کہ خلیفۃ المسیح نے اپنے خطاب میں بتایا کہ جس طرح پہلے اس جگہ سے مارکیٹ ہونے کی وجہ سے مادی فوائد وابستہ تھے اب اس جگہ پر مسجد کی تعمیر کی وجہ سے روحانی فوائد وابستہ ہوگئے ہیں۔ خلیفۃ المسیح نے بتایا کہ ٹیکس لینا جماعت احمدیہ کی روایات کے مطابق نہیں کیونکہ جماعت کے کاموں کی بنیاد طوعی چندوں پر اور مالی قربانیوں پر ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مختلف اخبارات میں اس مسجد کے افتتاح کی خبریں شائع ہوئی ہیں۔

❁......اخبار Hochster Kreisblatt نے مسجد بیت العطا کے افتتاح کی خبر درج ذیل عنوان کے تحت لگائی۔

''جو تعمیر کرتا ہے، وہ رہنا چاہتا ہے۔ شہر کے وسط میں تعمیر ہونے والی مسجد عطاء کے افتتاح کے موقع پر سیاستدانوں کی طرف سے مثبت خیالات کا اظہار۔''

عالمگیر جماعت احمدیہ کے سربراہ حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز افتتاح کے لئے تشریف لائے۔

اخبار نے لکھا کہ: ایک خاتون دوسری خاتون سے سڑک کے کنارے کھڑی کہہ رہی تھی کہ یہ سب کچھ اتنا مختلف نہیں ہے۔ دوسری خاتون نے جواب دیا کہ عیسائیت اور اسلام دونوں کا مقصد دنیا میں امن کو قائم کرنا ہے۔ یہ دونوں خواتین فلورس ہائم کی شہری تھیں اور اس مسجد کی افتتاحی تقریب میں شامل تھیں۔ یہ تقریب ایک states ceremony لگ رہی تھی۔ مسجد کی سڑک مکمل بند کی ہوئی تھی اور جھنڈیاں لگی ہوئی تھی۔ سڑک کے آغاز سے مسجد کے دروازے تک سُرخ قالین بچھا ہوا تھا۔

افرادِ جماعت اپنے امام حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کا انتظار کر رہے تھے جو کہ Audi A8 اور قافلہ کی دوسری کالے رنگ کی گاڑیوں سمیت مسجد عطا پہنچے۔ اس معزز مہمان نے مسجد کی بیرونی دیوار پر لگی نیلے رنگ کی تختی کی نقاب کشائی کی۔ اس کے بعد احمدیوں کے سربراہ، جنہیں احمدی خلیفہ کہتے ہیں، نے مسجد کا معائنہ فرمایا اور نماز پڑھائی۔ مسجد کا کل رقبہ 770 مربع میٹر ہے۔ مسجد کے بائیں طرف ایک بڑا کمرہ ہے جس میں لائبریری قائم کی گئی ہے اور دائیں طرف نماز کے لئے دو بڑے مردوں اور عورتوں کے ہال ہیں۔ ہال میں خوبصورت اور نرم سبز رنگ کا قالین بچھا تھا جہاں نمازیوں نے قبلہ رُخ ہو کر نماز ادا کی۔ اس کے علاوہ مسجد کے ساتھ ایک کچن اور سٹور بھی موجود ہے۔

''مسجد کا دروازہ ہر عبادت کرنے والے کے لئے کھلا ہے۔'' حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے اپنے خطاب میں اس بلڈنگ کے پہلے استعمال بطور مارکیٹ کا ذکر کیا کہ 'جہاں ایسی چیزیں فروخت ہوتی تھیں جو کہ جسمانی اور مادی ضروریات کو پورا کرتی تھیں، وہاں اب روحانیت بانٹی جائے گی۔ اس مسجد کے دروازے ہر ایک کے لئے جو کہ ایک خدا کی عبادت کرنا چاہے، کھلے رہیں گے۔'

Mr Rudolf Krisyeleit، سیکریٹری آف سٹیٹ جو کہ صوبائی نائب وزیرِ اعلیٰ کی نمائندگی کر رہے تھے، نے کہا کہ مسلمان ہمارے معاشرے کا ایک حصہ ہیں۔ حکومت مذہبی تنظیموں کے معاشرے کے ساتھ وابستگی کو سراہتی ہے۔ موصوف نے حال ہی میں جماعتِ احمدیہ کو صوبہ ہیسن میں سرکاری سٹیٹس ملنے کا بھی ذکر کیا۔ اسی طرح یہ بھی ذکر کیا کہ جماعت احمدیہ اگست سے حکومت کے ساتھ مل کر سکولوں میں اسلامی تعلیم دینے کا بھی کام کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ یہ دونوں کے لئے ایک نیا تجربہ ہے، جس میں بعض خدشات بھی تھے، مگر ہمیں اس معاہدہ پر خوشی ہے اور ہم اس سلسلہ میں پہلے تجربہ کے منتظر ہیں۔

District Head Councelor Michael Cyriax نے کہا کہ مجھے آج اس مسجد کے افتتاح میں شامل ہو کر اور خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد کی تشریف آوری پر Dalai Lama کا آنا یاد آرہا ہے جو کہ چند سال پہلے آئے تھے۔ Main Taunus District ایک کھلے ذہن والا ضلع ہے اور انہوں نے جماعت احمدیہ کو ضلع Main Taunus کی طرف سے ہر قسم کی مدد کی پیشکش کی۔

شہر فلورس ہائم کے میئر Michael Antenbrink نے کہا کہ فلورس ہائم اور احمدیہ ایک ہیں۔ مسجد کی تعمیر کرنا حد بندی کی علامت نہیں ہے، بلکہ ایک ظاہری نشان اور ثبوت اس بات کا ہے کہ یہ integretion ہے۔ جو کوئی تعمیر کرتا ہے وہ یہاں رہنا چاہتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ فلورس ہائم کے شہری بنیادی طور پر عیسائی ہیں اور یہ لوگ روشن خیال اور کھلے دل رکھنے والے ہیں۔

Wolfgang Odermatt City Council Chief نے کہا کہ یہ نئی مسجد ایک بہت متاثر کن عمارت ہے جو کہ شہر میں اچھی لگ رہی ہے۔ Wicker (فلورس ہائم کا ایک حصہ) سے اس مسجد کا دس میٹر اونچا مینارہ چرچ کے ٹاور کے ساتھ امن میں مشترکہ نظر آرہا ہے۔

عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی نے اس مسجد کی تعمیر کے متعلق بتایا کہ جماعت نے اس اراضی کو جس کا کل رقبہ 1420 مربع میٹر ہے، اپریل 2012ء میں تین لاکھ اسی ہزار یورو میں خریدا۔ اس پر کل لاگت چھ لاکھ پچاس ہزار یورو آئی ہے جو کہ تمام چندہ جات کے ذریعہ اکٹھا کیا گیا ہے۔ فلورس ہائم جماعت کی کل تعداد تقریباً 170 ہے۔

☆......☆......☆

❁......''مسجد بیت العطا'' کے افتتاح میں 270 سے زائد جرمن مہمان شامل ہوئے۔ پروگرام کے آخر پر ضلع کونسل کے صدر Herr Cyriax وہاں کے مقامی صدر جماعت کے پاس آئے اور کہا کہ ہماری خواہش ہے کہ حضور انور اس دورہ کے دوران ہی ہماری ضلع کونسل کے ہیڈ آفس میں تشریف لائیں۔ حضور انور کا خطاب ہم سب نے سنا ہے۔ بہت سے سیاستدانوں نے اس خطاب کو ایک روشن خطاب قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ حضور کے اس خطاب نے ہماری عقلوں کو جلا بخشی ہے اور ہمارے دل پر اثر کیا ہے۔

❁......صدر جماعت Flörsheim نے بتایا کہ 81 سال عمر کے ایک جرمن بزرگ Herr Dornauf ہیں۔ دو تین روز قبل مسجد آئے اور کہنے لگے کہ میں نے سنا ہے کہ آپ کے خلیفہ آرہے ہیں۔ مجھے پروگرام میں شامل ہونے کی اجازت دی جائے تا خلیفہ کا دیدار کر سکوں۔ چنانچہ ان کے گھر جا کر ان کو دعوت نامہ دیا گیا۔ یہ مسجد کی افتتاحی تقریب میں شامل ہوئے اور حضور انور کا خطاب سن کر کہنے لگے کہ آپ کے خلیفہ نے جو باتیں بیان کی ہیں میں اپنی زندگی میں تو شائد یہ نہ دیکھ سکوں۔ لیکن تم لوگ دیکھو گے کہ ان کے ذریعہ آپ کے بانی جماعت جن کے متعلق میں نے انٹرنیٹ میں پڑھا ہے ان کا پیغام دنیا قبول کرے گی اور جو اسلامی لیگ ہے وہ ناکام ہو جائے گی۔

❁......افتتاح کے بعد اگلے روز اس مسجد کو وزٹ کرنے والوں کے لئے کھلا رکھا گیا۔ چنانچہ مسجد کے افتتاح کی خبر سن کر تین سو سے زائد مہمانوں نے مسجد کا وزٹ کیا۔ اور بعض نے اس بات کا اظہار کیا کہ ہمیں دعوت نامہ کیوں نہیں بھجوایا گیا۔ ہم نے بھی اس مسجد کی افتتاحی تقریب میں شامل ہونا تھا۔

میڈیا میں مسجد کے افتتاح کا چرچا ہوا ہے جس کی وجہ سے مقامی جرمن لوگ کثرت سے مسجد دیکھنے آرہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے تبلیغ کے لئے اور پیغام پہنچانے کے لئے نئی راہیں کھل رہی ہیں۔ (باقی آئندہ)

عیدالاضحی احکام اور مسائل

(سید قیام الدین برق مبلغ سلسلہ لکھنؤ)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک بار پھر ہماری زندگیوں میں عیدالاضحیٰ آرہی ہے۔ عید کے دن اور اس کے بعد بھی تین دن تک مسلمان قربانی دیتے رہتے ہیں۔ ان دنوں اگر ہم ایک جانور کے ذبح کر دینے سے یہ کہیں کہ سنت ابراہیمی کی یاد منانے میں ہم کامیاب ہوگئے ہیں تو پھر یقیناً یہ ایک قربانی کا بڑا ہی عامیانہ اور سطحی تصور ہوگا۔ ذرا خلیل اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانیوں پر گہری نظر ڈال کر دیکھیں اور یہ بھی دیکھیں کہ توحید ربّ العالمین کی خاطر کیسے کیسے رشتوں کو توڑ کر اور قربانی کی کیسی کیسی نادر روزگار مثالیں قائم کرکے انتہائی اعلیٰ مقام پر نظر آتے ہیں۔ رشتہ پدری کی قربانی قوم و برادری کی قربانی، قومی معبودوں کی قربانی جان کی قربانی، (اقتلوہ اوحرقوہ) ایثار و قربانی کے اس تسلسل پر غور کریں اور دیکھیں کہ ان تمام علائق کو جو انسان اپنے ساتھ رکھتا ہے کوئی علاقہ ایسا ہے کہ اس خلیل اللہ موحد اعظم نے اللہ کی رضاء کے حصول کیلئے نہ توڑ دیا ہو۔ جب خون، نسل، قومیت اور وطنیت کے تمام رشتے کٹ چکے اور بمطابق ارشاد الٰہی ہجرت کرکے ایسی سرزمین میں آپہنچے جہاں زندگی گزارنے کے ضروری اسباب و ذرائع مفقود تھے لیکن معیت الٰہی کی نعمت سے مالا مال تھے۔ دل میں اولاد کی خواہش پیدا ہوئی اور دُعا کی رب ھب لی من الصالحین۔ اس دُعا میں اُمت مسلمہ کی پیدائش کا سروسامان پوشیدہ تھا۔ قضاؤ قدر کے نوشتوں میں پہلے سے یہ طے ہو چکا تھا اس موحد کامل کے ذریعہ سے حضرت اقدس محمد رسول اللہ کی دُعا کو شرف قبولیت سے نوازا اور اسماعیل علیہ السلام جیسا حلیم وبردبار بیٹا عطا فرمایا۔ بیٹا جب جوانی کی عمر کو پہنچنے لگا تو خواب میں بیٹے کو ذبح کرنے کا حکم ملا۔ کیسا بیٹا؟ اسماعیل جیسا حسین وجمیل، صالح بیٹا۔ اِدھر بیٹے پر جوانی آرہی ہے، اُدھر باپ پر بڑھاپا طاری ہے اور اب نعم البدل کی توقع نہیں۔ ہاں وہ بیٹا جو دُعائیں مانگ مانگ کر حاصل کیا ہے، ان حالات کے باوجود حضرت ابراہیم علیہ السلام خیال بھی نہیں کرتے کہ ذبح اسمٰعیل کا خواب محض خواب و خیال بھی ہوسکتا ہے۔ آپؑ بڑی بے تکلفی سے یہ دردناک خواب بیٹے کو سنا دیتے ہیں۔ ذرا تصور کریں کہ وہ وقت کس قدر درد انگیز ہوگا۔ لیکن اسمٰعیل علیہ السلام کے قلب کی استقامت اور آپ کے مقام عزیمت کو دیکھیں کہ باپ کے خواب کو سنتا ہے اور قربان ہونے کیلئے تیار ہو جاتا ہے۔ ذکر آتا ہے کہ اب حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی زندگی کے سرمایہ اور محبوب فرزند کو زمین پر ذبح کرنے کیلئے لٹا دیتے ہیں اور ذبح کرنے کیلئے چھری چلاتے ہیں تب قدرتِ الٰہی جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کے مطابق اسماعیل کی جگہ یعنی ان کے فدیہ میں ایک دُنبہ کو ذبح کیا جاتا ہے۔

پس حکم خداوندی کی یہ بے مثال اطاعت، عدیم النظیر تسلیم ورضاء اور ثبات و استقامت کا یہ حیرت انگیز مقام خلیل اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مقدس اور غیر فانی کارنامہ ہے جو خدا کی نظر میں اس درجہ مقبول ہوا کہ اسے آنے والی نسلوں کیلئے روشنی کا مینار قرار دیا جائے۔

اس جذبہ اطاعت کا نام اسلام ہے اور اس جذبہ کی تازگی اور تجدید کا نام قربانی ہے۔ اسی پاک نمونہ کے قیام کے متعلق حضرت مصلح موعودؓ کا ایک اہم اقتباس پیش خدمت ہے۔ آپؓ فرماتے ہیں:۔

”ہم ابراہیم ثانی کی روحانی نسل سے ہیں اور جب تک یہ روحانی تعلق قائم ہے ہمیں کوئی نہیں مٹا سکتا۔ یہ روحانی تعلق قائم رکھنے کیلئے ضروری ہے کہ ہم میں سے ہر ایک اپنے آپ کو حضرت اسماعیل علیہ السلام کا مثیل ثابت کرے۔ اور اپنی جان کو دین کی خدمت کیلئے ایک حقیر تحفہ کے طور پر پیش کردے اور اُسے ایک بے حقیقت قربانی قرار دے۔ پس جب تک ہماری جماعت کے دوست دین کیلئے اپنی قربانیاں پیش کرتے رہیں گے۔ جب تک وہ اسلام کی شمع پرَ پروانہ وار فدا ہونے کیلئے آگے بڑھتے رہیں گے، دُنیا کی کوئی قوت اور کوئی طاقت بلکہ جیسا کہ میں کئی بار کہہ چکا ہوں دُنیا کی تمام طاقتیں اور تمام قوتیں اور تمام بادشاہتیں ملکر بھی ہم کو مٹا نہ سکیں گی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ابراہیم قرار دیا ہے اور تم اس ابراہیم کے روحانی فرزند ہو۔ اس لئے تم وہ کونے کا پتھر ہو کہ جس پر تم گروگے وہ بھی چکنا چور ہو جائے گا اور جو تم پر گرے گا وہ بھی چکنا چور ہو جائے گا۔ دُنیا ہم کو ڈراتی ہے، ہم کو دھمکاتی ہے۔ اور اپنی طاقت وقوت کے مُظاہرے کرتی ہے۔ بیشک ہم کمزور ہیں اور ظاہری طاقت وقوت کے لحاظ سے ہمارا تباہ کرنا مشکل نہیں مگر انجام ہمارے ہاتھ میں ہے۔ دُشمن جتنا بھی ہم کو ڈبوئیں گے اتنا ہی ہم اُبھریں گے۔ جتنا بھی وہ ہم کو نیچے پھینکنا چاہیں گے اتنا ہی ہم اُونچا اُٹھیں گے۔ جتنا وہ ہم کو قتل کرنا چاہیں گے، خدا تعالیٰ اتنی ہی ہمیں نمایاں زندگی دے گا۔ بشرطیکہ ہم میں سے ہر ایک اسماعیل کا نمونہ بن جائے۔“

(خطبہ عیدالاضحیہ مطبوعہ الفضل یکم دسمبر ۱۹۴۴ء)

عید الاضحی کے متعلق بعض احکامات ومسائل:

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضور اکرمؐ سے پوچھا یہ قربانیاں کیا ہیں؟ آپؐ نے فرمایا تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔ (مشکوٰۃ باب فی الاضحیۃ)

قربانی کی اہمیت:

حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قربانی کی استطاعت رکھنے کے باوجود قربانی نہ کرے وہ ہماری ومسلمانوں کی عیدگاہ میں حاضر نہ ہو

(الترغیب ج ۲ ص ۱۵۵)

حضور نبی پاک ﷺ کا معمول: ”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں دس سال قیام فرمایا اور ہر سال قربانی کی“ (مشکوٰۃ باب فی الاضحیۃ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا مینڈھا ذبح کرتے جو موٹا تازہ سینگوں والا ہوتا اور جس کی آنکھیں منہ اور ٹانگیں سیاہ ہوتیں (مشکوٰۃ)

عیدالاضحی کا بہترین عمل:

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قربانی والے دن اللہ کو کوئی عمل اتنا زیادہ محبوب نہیں جتنا خون بہانے (یعنی قربانی کرنے) کا عمل ہے“ (مشکوٰۃ)

شرفِ قبولیت: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔ ”قربانی کے اس عمل کو اللہ تعالیٰ زمین پر قطرہ خون کے گرنے سے پہلے ہی شرف قبولیت سے نواز دیتا ہے پس تم خوشی خوشی اللہ کی راہ میں قربانیاں پیش کرو“۔ (مشکوٰۃ)

قربانی کا اجر وثواب

”صحابہ کرامؓ نے حضور اکرمؐ سے دریافت کیا اے اللہ کے رسولؐ! ہمارے لئے اس قربانی میں کتنا اجر اور ثواب ہے، آپؐ نے فرمایا:۔ ہر بال کے بدلے ایک نیکی ہے۔ صحابہؓ نے پھر سوال کیا کہ دُنبہ، بھیڑ اور اُونٹ وغیرہ کی اون کا کیا حکم ہے؟ فرمایا:“ اون کے ہر بال کے بدلے بھی ایک نیکی بارگاہ خداوندی سے ملے گی“ (مشکوٰۃ)

عیب دار جانور جن کی قربانی جائز نہیں: مشکوٰۃ کی حدیث ہے کہ:۔ ا۔ لنگڑا جانور جس کا لنگڑا پن بالکل ظاہر ہو (۲) کانا (بھینگا) جانور جس کا کانا پن واضح ہو۔ (۳) بیمار جانور۔ جس کی بیماری بالکل نمایاں ہو (۴) کمزور اور لاغر جانور جس کی ہڈیوں میں بالکل گودا نہ رہا ہو۔

قربانی کا جانور خود ذبح کرے

قربانی کا جانور خود ذبح کرنا چاہئے۔ رسول اللہ ﷺ خود اپنے ہاتھ سے قربانی ذبح کیا کرتے تھے۔ اگر کسی وجہ سے کوئی خود قربانی ذبح نہ کرے تو ذبح کے وقت اس کے پاس موجود ضرور رہے۔

بخاری میں روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے اپنی لڑکیوں کو حکم دیا تھا کہ وہ قربانی کے جانور اپنے ہاتھ سے خود ذبح کریں۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ عورت بھی اپنے ہاتھ سے قربانی کا جانور ذبح کرسکتی ہے۔

قربانی کا گوشت:۔

قربانی کا گوشت خود کتنا کھائے اور کتنا تقسیم کرے۔ اس کی کوئی حد کسی نص صریح سے ثابت نہیں۔ البتہ یہ ہدایت ضرور ہے کہ **فکلوا منھا واطعموا القانع والمعتر** (سورۃ حج) قربانی کے گوشت سے خود بھی کھاؤ۔ محتاج اور سوالی کو بھی کھلاؤ۔ گوشت کے تین حصے کرلئے جائیں ایک اپنے لئے۔ دوسرا احباب اور متعلقین کے لئے اور تیسرا فقراء و مساکین کیلئے۔

پورے گھر کیلئے ایک جانور کافی ہے:

”عطاء بن یسار کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوایوب انصاریؓ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں آپؐ کی قربانیاں کیسی ہوتی تھیں؟ حضرت ابوایوب انصاریؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آدمی اپنی طرف سے ایک ہی بکری قربان کیا کرتا تھا“۔

ذبح کرنے کا وقت:

”حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز عید سے پہلے اپنی قربانی ذبح کردی ہو اُسے دوبارہ قربانی کرنی چاہئے اور صحیح بخاری کے الفاظ یہ ہیں ”جس شخص نے نماز عید سے قبل ہی قربانی ذبح کردی وہ اس کے اپنے ہی نفس کے لئے ہے“ (یعنی قربانی کے اجر وثواب سے وہ محروم ہے) اور جس نے نماز کے بعد قربانی ذبح کی اس نے اپنی قربانی پوری کرلی اور مسلمانوں کے طریقے کو اس نے پالیا“۔

قربانی کتنے دن تک جائز ہے:

قربانی کرنی اگرچہ یوم النحر یعنی بقرعید والے دن سب سے بہتر ہے لیکن اس کے بعد بھی قربانی کرنی جائز ہے۔ قربانی کتنے دن تک جائز ہے؟ حدیث شریف کی رُو سے (بقرعید یعنی ۱۰ ذوالحجہ) کے بعد تین دن (۱۱۔ ۱۲ اور تیرہ کو ذوالحجہ) تک ہوسکتی ہے کیونکہ عید کے دن اصطلاح شرعی میں یوم النحر اور اس کے بعد تین دنوں ۱۱۔ ۱۲۔ اور ۱۳ کو ایام تشریق کہا جاتا ہے۔

تکبیرات عید

”عیدین کے موقع پر زیادہ سے زیادہ اللہ کی تکبیر وتہلیل اور تسبیح وتحمید کرنی چاہئے۔ ایک روایت میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا **زینوا آعیاد کم بالتکبیر**۔ یعنی اپنی عیدوں کو تکبیروں کے ساتھ مزین کرو۔ تکبیرات کے الفاظ یہ ہیں۔ **اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد**۔ طریقہ یہ ہے کہ نماز عید کے لئے آتے جاتے راستوں میں تکبیرات پڑھنے کا حکم ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق ۹ ذوالحجہ کی صبح کی نماز سے آخر ایام تشریق ۱۳ رذوالحجہ کی عصر کی نماز) تک ہر فرض نماز کے بعد تکبیرات پڑھنی چاہئیں۔

تیز دھار چھری سے ذبح کیا جائے

جانور ذبح کرتے وقت اس امر کا بھی خیال رکھا جائے کہ چھری کند نہ ہو۔ چھری کی دھار اچھی طرح تیز کرلی جائے تا کہ جانور کو تکلیف نہ ہو۔ اس بارے میں بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خاص ہدایت دی ہے‘‘ (الترغیب ج ۲ صفحہ ۱۵۶)

عید الاضحیٰ سے متعلق بعض ضروری باتیں

عید الاضحیٰ میں بہتر ہے کہ آدمی بغیر کچھ کھائے پیئے نماز کیلئے جائے اور آکر کھائے خاص کر قربانی کرنے والا۔ لباس اپنی حیثیت واستطاعت کے مطابق عمدہ پہنے، خوشبو وغیرہ بھی استعمال کرلی جائے۔ نماز عید کے لئے آتے جاتے راستہ تبدیل کرلیا جائے

ذبح کرنے کی دعا

انی وجهت وجهی للذی فطر السّمٰوٰتِ والارض حنیفًا وما انا من المشرکین۔ ان صلوٰتی ونسکی ومحیای ومماتی لله رب العٰلمین۔ لا شریك له وبذلك اُمرتُ وانا من المسلمین اس کے بعد بسم اللہ اللہ اکبر پڑھ کر ذبح کریں۔

ترجمہ: یقینا میں نے اپنا رخ اس ذات کی طرف پھیرا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ خالص ہوکر اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ یقینا میری نمازیں اور قربانیاں اور جینا اور مرنا اللہ کیلئے ہے۔ جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

❁❁❁

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ماہ ستمبر میں درج ذیل جماعتوں میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منعقد ہوئے۔ جن ک نام درج کئے جاتے ہیں۔ جلوایڑہ، داتے واس۔ منڈیر۔ رشی نگر۔ جودھانگری۔ اللہ تعالیٰ ان جلسوں کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔

اُونہ ہماچل سرودھرم سمّیلن میں احمدیہ وفد کی شمولیت

ہماچل پردیش اونہ بتاریخ ۱۱ ر ستمبر ۲۰۱۳۔ سرودھرم مہاسبھا کی جانب سے سرودھرم سمّیلن منعقد کیا گیا اس سمّیلن میں محترم محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ قادیان کی تقریر مکرم مولانا شیخ مجاہد احمد شاستری صاحب نے پڑھ کر سنائی۔ نیز مکرم مولانا تنویر احمد خادم صاحب نے اسلام کی پرامن تعلیمات کے موضوع پر تقریر کی۔ الحمد للہ ان تقاریر کے ذریعہ اسلام کی حقیقی تعلیم پہنچانے کا موقعہ ملا۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ سعید روحوں کو حلقہ بگوش اسلام ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ (نذیر احمد مشتاق۔ مبلغ انچارج ہماچل)

الوداعیہ تقریب جامعہ احمدیہ قادیان

مورخہ ۴ ستمبر ۲۰۱۳ کو جامعہ احمدیہ قادیان میں امسال فارغ ہونے والے مبلغین کرام کے اعزاز میں الوداعیہ تقریب زیر صدارت محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان منعقد ہوئی۔ اس تقریب میں مکرم مولانا جلال الدین نیئر صاحب قائم مقام ناظر اعلیٰ قادیان۔ مکرم پرویز افضل صاحب قائمقام ناظر تعلیم و دیگر ناظران و وکلاء تحریک جدید نے بھی شرکت کی۔ تلاوت قرآن مجید، عہد وفاء خلافت اور عربی قصیدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد محترم مولانا محمد حمید کوثر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان نے طلبہ وحاضرین سے خطاب فرمایا۔ بعد ازاں طلبا کی جانب سے سپاس نامہ پیش کیا گیا۔ بعدہ محترم جلال الدین نیر صاحب قائمقام ناظر اعلیٰ نے خلفاء کرام کے ارشادات کی روشنی میں طلبہ سے خطاب کیا۔ اس کے بعد ۲۰۱۱ء تا ۲۰۱۳ جامعہ احمدیہ کی تدریس میں نمایاں مقام حاصل کرنے والوں کو مکرم مولانا حکیم محمد دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ نے اپنے دست مبارک سے طلبہ کو انعامات وتحائف تقسیم کئے۔ بعدہ دُعا سے اس تقریب کا اختتام ہوا۔

سال ۲۰۱۲ تا ۲۰۱۳ میں ۳۳ طلبہ نے اپنا نصاب مکمل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں میدان عمل کامیابی عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین۔

امسال فارغ التحصیل طلباء کے اسماء مندرجہ ذیل ہیں۔ محمد نصر غوری، محمد طیب، محمد واسع، ناصر الدین حامد، عطا المنعم، تبریز احمد سلیجہ، فرہاد احمد، ریحان احمد شیخ، اطہر احمد شمیم (قادیان) ایم پی محمد صالح، محمد شفیع، سی جی نصیر احمد، سی ایم طاہر احمد، حسام احمد، یو بشیر احمد (کیرلہ) اطہر احمد بلالی، لئیق احمد ڈار، لئیق احمد نائک (کشمیر) محمود احمد خان، افتخار علی، انور احمد خان، شیخ فاتح الدین، (اُوڈیشہ) ایم شہاب الدین، عطاء لمغنی، کے عبد المنیف (تامل ناڈو) معین احمد، منیر احمد نیپالی، محمد فیض (دہلی) محمد شمشاد علی (یوپی) محمد رفیق احمد (راجستھان) اجمل ھُدیٰ شیخ (بنگال) انیس احمد (مدھیہ پردیش) خان مامون (مہاراشٹر)

(شمیم احمد غوری جامعہ احمدیہ قادیان)

درخواست دُعا

مکرم ملک بشیر احمد صاحب اعوان ان کی اہلیہ نثار بیگم مختلف عوارض میں مبتلا ہیں ICU میں داخل ہیں۔ معجزانہ شفایابی کیلئے اور درازی عمر کیلئے نیز بشیر احمد اعوان صاحب خود بھی اکثر بیمار رہتے ہیں۔ مکمل شفا پانے کیلئے نیز تمام افراد خاندان کی صحت وسلامتی کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (رفیق احمد مالاباری قادیان)

وصایا: منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 6938: میں ایم کے سلینا زوجہ آئی کے عبد الستار قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 39 سال تاریخ بیعت 1987 ساکن کلپینی ڈاکخانہ کلپینی ضلع کلپینی صوبہ لکش دیپ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ بتاریخ 2013.08.5 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد 6 گرام کانوں کی بالیاں ہیں۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 200 روپئے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سی جی نذیر احمد کویا الامۃ: ایم کے سلینا گواہ: آئی کے عبد الستار

مسل نمبر 6939: میں عطیۃ الحئی ٹی اے بنت ٹی۔ کے ابوبکر قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن پلورتھی ڈاکخانہ ایرناکولم ضلع ایرناکولم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ بتاریخ 9.6.2013 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: پی نوشاد الامۃ: عطیۃ الحئی گواہ: ٹی۔ کے ابوبکر

مسل نمبر: 6940 میں محمد لطیف الدین شریف ولد محمد بشیر الدین قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن نیومالے پلّے ڈاکخانہ حیدر آباد ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10.06.21013 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 5510 روپئے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد شہاب الدین العبد: محمد لطیف الدین گواہ: طاہر احمد

مسل نمبر 6941: میں عظمت پروین زوجہ محمد سعید احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 52 سال پیدائشی احمدی ساکن سنتوش نگر ڈاکخانہ سنتوش نگر ضلع شہر حیدر آباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ بتاریخ 15.07.2013 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ 3101 روپے۔ ایک طلائی چین 22 کیرٹ وزن 10 گرام، انگوٹھیاں دو عدد وزن 10 گرام۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہوار 1000 روپئے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: رشید احمد الامۃ: عظمت پروین گواہ: محمد فضل احمد

مسل نمبر 6942: میں سراج احمد منیر بھٹی ولد جمیل احمد بھٹی قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26.08.2013 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 400 روپئے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید شہاب احمد العبد: سراج احمد منیر گواہ: عبد العزیز انعام

مسل نمبر 6449: میں فائزہ بنت داؤد احمد ننگلی قوم احمدی مسلمان پیشہ طالبہ عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ بتاریخ 20.2.2013 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپئے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: بشیر الدین الامۃ: فائزہ گواہ: داؤد احمد ننگلی

(بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ ۱۶)

لے کر آسمانوں کی طرف بلند ہوا اور پہلے پانچ دروازوں میں سے گزرتا ہوں چھٹے آسمان تک پہنچ گیا۔ یہ اعمال ایسے تھے جن میں روزہ بھی تھا، نماز بھی تھی، زکوٰۃ بھی تھی، حج اور عمرہ بھی تھا اور فرشتوں نے سمجھا کہ یہ سارے اعمال خدا تعالیٰ کے حضور میں بڑے مقبول ہونے والے ہیں لیکن جب وہ چھٹے آسمان پر پہنچے تو وہاں کے دربان فرشتے نے کہا، ٹھہر جاؤ، آگے مت جاؤ۔ انہ کان لا یرحم انسانا من عباداللہ۔ کہ یہ شخص خدا تعالیٰ کے بندوں میں سے کسی بندے پر رحم نہیں کیا کرتا تھا اور خدا تعالیٰ نے مجھے یہاں اس لئے کھڑا کیا ہے کہ جن اعمال میں بے رحمی کی آمیزش ہو، میں اُنہیں اس دروازے سے نہ گزرنے دوں۔ تم واپس لوٹو اور ان اعمال کو اس شخص کے منہ پر یہ کہہ کر مارو کہ تمہارا اپنی زندگی میں یہ طریق ہے کہ تم خدا تعالیٰ کے بندوں پر رحم کرنے کی بجائے ظلم کرتے ہو۔ خدا تعالیٰ تم پر رحم کرتے ہوئے تمہارے یہ اعمال کیسے قبول کرے۔ جب تم رحم نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ بھی تم پر رحم نہیں کرے گا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچھ اور فرشتے ایک بندے کے اعمال لے کر آسمان کے بعد آسمان اور دروازے کے بعد دروازے سے گزرتے ہوئے ساتویں آسمان پر پہنچ گئے۔ ان اعمال میں نماز بھی تھی، روزے بھی تھے، فقہ اور اجتہاد بھی تھا اور ورع بھی تھا، (یعنی پرہیز گاری بھی تھی) اور فرمایا کہ ان اعمال سے شہد کی مکھیوں کی آواز ایسی آواز آتی تھی یعنی وہ فخر سے، شہد کی مکھیوں کی ایسی آواز آتی تھی یعنی وہ فرشتے گنگنا رہے تھے کہ ہم بڑی اچھی چیز خدا تعالیٰ کے حضور میں پیش کرنے کے لئے جا رہے ہیں اور وہ اعمال سورج کی روشنی کی طرح چمک رہے تھے۔ اُن کے ساتھ تین ہزار فرشتے تھے۔ گویا وہ اعمال اتنے زیادہ اور بھاری تھے کہ تین ہزار اُن کے خوان کو اُٹھائے ہوئے تھے، جب وہ ساتویں آسمان کے دروازے پر پہنچے تو دربان فرشتے نے جو وہاں مقرر تھا، کہا ٹھہرو، تم آگے نہیں جاسکتے، تم واپس جاؤ اور ان اعمال کو اُس شخص کے منہ پر مارو اور اُس کے دل پر تالا لگا دو کیونکہ مجھے خدا تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے کہ میں اُس کے حضور ایسے اعمال پیش نہ کروں جن سے خالصۃً خدا تعالیٰ کی رضا مطلوب نہ ہو اور اُن میں کوئی آمیزش ہو۔ اُس شخص نے یہ اعمال غیر اللہ کی خاطر کئے۔ یہ شخص فقیہوں کی مجالس میں بیٹھ کر اور فخر سے گردن اونچی کر کے تفقہ اور اجتہاد کی باتیں کرتا ہے تا اُن کے اندر اُسے ایک بلند مرتبہ اور شان حاصل ہو۔ اس نے یہ اعمال میری رضا کی خاطر نہیں کئے، بلکہ محض لاف زنی کے لئے کئے ہیں۔ اُس کی غرض یہ تھی کہ وہ دنیا میں ایک بڑے بزرگ کی حیثیت سے مشہور ہو جائے، علماء کی مجالس میں اُس کا ذکر ہو۔ وہ کام جو خالصاً خدا تعالیٰ کے لئے نہ ہو اور اُس میں ریاء کی ملونی ہو، وہ خدا تعالیٰ کے حضور مقبول نہیں۔ فرشتے نے کہا کہ مجھے حکم ملا ہے کہ میں ایسے اعمال کو آگے نہ گزرنے دوں۔ تم واپس جاؤ اور ان اعمال کو اُس شخص کے منہ پر دے مارو۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کچھ اور فرشتے ایک بندے کے اعمال لے کر آسمانوں کی طرف بلند ہوئے اور ساتوں آسمانوں کے دربان فرشتوں نے اُنہیں گزرنے دیا۔ اُنہیں ان اعمال پر کوئی اعتراض نہیں تھا، ہر دربان جو تھا، آسمان کا، اُس نے کہا کہ اس کے اعمال ٹھیک ہیں، ظاہری لحاظ سے بالکل ٹھیک ہیں، گزرنے دیا۔ ان اعمال میں زکوٰۃ بھی تھی، روزے بھی تھے، نماز بھی تھی، حج بھی تھا، عمرہ بھی تھا، اچھے اخلاق بھی تھے، ذکرِ الٰہی بھی تھا اور جب وہ فرشتے ان اعمال کو خدا تعالیٰ کے حضور میں لے جانے کے لئے روانہ ہوئے تو آسمانوں کے فرشتے اُن کے ساتھ ہو لئے اور وہ تمام دروازوں میں سے گزرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے دربار میں پہنچ گئے۔ وہ فرشتے خدا تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہو گئے اور کہا

اے ہمارے رب! تیرا یہ بندہ ہر وقت تیری عبادت میں مصروف رہتا ہے، اور ہم اس کے ہر عمل کی، نیک عمل کی، اخلاص کی گواہی دیتے ہیں، وہ بڑی نیکیاں کرتا ہے اور اپنے تمام اوقاتِ عزیزہ کو تیری اطاعت میں خرچ کر دیتا ہے۔ یہ بڑا ہی مخلص بندہ ہے۔ اس میں کوئی عیب نہیں ہے، غرض انہوں نے اس شخص کی بڑی تعریف کی۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہیں تو میں نے اعمال کی حفاظت اور اُنہیں تحریر کرنے کے لئے، مقرر کیا ہے، تم صرف انسان کے ظاہری اعمال کو دیکھتے ہو، اور اُنہیں لکھ لیتے ہیں۔ پھر فرمایا **وأنا الرقیب علیٰ قلب**۔ کہ میں اپنے بندے کے دل کو دیکھتا ہوں۔ اس بندے نے یہ اعمال بجالا کر میری رضا نہیں چاہی تھی، بلکہ اس کی نیت اور ارادہ کچھ اور ہی تھا۔ وہ میرے علاوہ کسی اور کو خوش کرنا چاہتا تھا۔ **فعلیہ لعنتی**۔ اس پر میری لعنت ہو۔ اس پر تمام فرشتے پکار اُٹھے۔ **علیہ لعنتك و لعنتنا**۔ کہ اے ہمارے رب! اس پر تیری بھی لعنت ہے اور ہماری بھی لعنت ہے۔ اور اس پر ساتوں آسمانوں اور اُن میں رہنے والی ساری مخلوق نے اس پر لعنت کرنی شروع کر دی، یا اس پر لعنت کرنی شروع کر دے گی۔ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس وصیت، نصیحت کو سنا تو آپ کا دل کانپ اُٹھا۔ آپ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! **کیف لی بالنجاۃ والخلاص**۔ یا رسول اللہ! اگر اعمال کا یہ حال ہے تو کیسے نجات حاصل ہو گی ہمیں؟ اور میں اپنے رب کے قہر اور غضب سے کیسے نجات پاؤں گا؟

آپ نے فرمایا۔ ''اقتدبی'' کہ تم میری سنت پر عمل کرو اور اُس پر یقین رکھو کہ خدا تعالیٰ کا ایک بندہ خواہ کتنے ہی اچھے عمل کیوں نہ کر رہا ہو، اُس میں ضرور بعض خامیاں رہ جاتی ہیں، اس لئے تم اپنے اعمال پر ناز نہ کرو، بلکہ یہ یقین رکھو کہ ہمارا خدا اور ہمارا مولیٰ ایسا ہے کہ وہ ان خامیوں کے باوجود بھی اپنے بندوں کو معاف کر دیا کرتا ہے۔ **وحافظوا علیٰ لسانك**۔ اور دیکھو اپنی زبان کی حفاظت کرو اور اس سے کسی کو دکھ نہ پہنچاؤ۔ کوئی بری بات اُس سے نہ نکالو۔ **ولا تزك نفسك علیھم**۔ اور اپنے آپ کو دوسروں سے زیادہ متقی اور پرہیز گار نہ سمجھو اور نہ اپنی پرہیز گاری کا اعلان کرو۔ **ولا تدخل عمل الدنیا بعمل الاخرۃ**۔ اور جو عمل تم خدا تعالیٰ کی رضا اور اخروی زندگی میں فائدہ حاصل کرنے کے لئے کرتے ہو، اُس میں دنیا کی آمیزش نہ کرو۔ **ولا تمزق الناس فیمزقك كلاب النار**۔ اور لوگوں میں فتنہ وفساد پیدا کرنے اور اُنہیں پھاڑنے کی کوشش نہ کرو، اگر تم ایسا کرو گے، تو قیامت کے دن جھنم کے کتے تمہیں پھاڑ دیں گے۔ **ولا ترا ع بعملك الناس**۔ اور اپنے عمل ریاء کے طور پر دنیا کے سامنے پیش نہ کیا کرو۔ اگر یہ کرو گے تو پھر اللہ تعالیٰ کے فضل بھی تم پر ہیں۔ پس حقیقی نیکیوں کی توفیق اور مقبول نیکیوں کی توفیق بھی اُسی وقت ملتی ہے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ ہمارے سامنے ہو۔ آپ باوجود کامیابیوں کی بشارتوں کے بڑے درد کے ساتھ اپنی اور اپنی جماعت کی کمزوریوں کو سامنے رکھتے ہوئے دعائیں کیا کرتے تھے۔ باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعائیں قبول بھی کیں، آئندہ کی بھی بشارتیں دے دیں۔ پھر بھی سجدوں میں تڑپ کر اور بے چینی سے دعا کیا کرتے تھے اور جب اس تڑپ کی وجہ پوچھی جاتی تھی تو فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ تو غنی ہے، ایک تو اس کا خوف ہے، دوسرے کیوں نہ اللہ تعالیٰ کے جو فضل مجھ پر ہوئے ہیں، میں اُس کا شکر گزار بنوں۔ اللہ تعالیٰ نے کتنے ہی انعامات سے نوازا ہے اور امت کے لئے کتنے وعدے دیئے ہیں۔ اس پر میں کیوں نہ شکر گزاری کروں۔ پس یہ وہ اسوہ ہے جو آپ نے ہمارے سامنے پیش فرمایا۔

حضور انور نے فرمایا پس ہمیں یہ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے عملوں کو اپنی رضا کے مطابق بھی بنائے اور پھر محض اور محض اپنے فضل سے اُنہیں قبول بھی کر لے۔ ہمارے عمل ایسے نہ ہوں جو دنیا کی ملونیوں کی وجہ سے ہمارے منہ پر مارے جانے والے ہوں۔ ہمیں یہ دعا کرنی چاہئے کہ ہم اس دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ کی جنت کو حاصل کرنے والے ہوں اور اپنے ہر عمل کو اُس کی رضا کے مطابق ڈھال کر اس دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ کا فیض پانے والے ہوں اور آنے والی زندگی میں بھی ہم اللہ تعالیٰ کی جنت کے وارث ہوں۔ اللہ تعالیٰ محض اور محض اپنے فضل سے ہماری یہ دعائیں قبول فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محترم اعجاز احمد کیانی صاحب شہید ابن مکرم بشیر احمد کیانی صاحب اورنگی ٹاؤن کراچی جنہیں 18 ستمبر 2013 کو کراچی میں شہید کر دیا گیا، کی شہادت کی اطلاع دیتے ہوئے دو اور مرحومین مکرم عبدالحمید مومن صاحب درویش قادیان اور مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب کی وفات کی اطلاع دی اور ان کے مختصر کوائف بیان فرمائے۔ نیز فرمایا اللہ تعالیٰ ان تمام مرحومین کے درجات بلند فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر کی توفیق عطا فرمائے، خاص طور پر اُس شہید کے والدین کو جن کا جوان بیٹا شہید ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ اُن کو صبر اور حوصلہ عطا فرمائے اور وہ چھوٹے بچے جو ہیں اُس کے، خدا تعالیٰ اُن کا بھی کفیل ہو، اُن کو اپنی حفاظت میں رکھے اور اپنی امان میں رکھے۔ دوسری بات یہ کہ انشاء اللہ تعالیٰ میں چند ہفتوں کے لئے دورے پر جا رہا ہوں۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے یہ دورہ بابرکت فرمائے اور جو مقاصد ہیں اللہ تعالیٰ اُن کو اپنے فضل سے پورا فرمائے۔ آمین۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعۡ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Own your Plot/ Home in Qadian Darul Aman
ALLADIN BUILDERS
Please contact for quality construction works in Qadian
Khalid Ahmad Alladin
#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA
Phones: +91 7837211800, +91 8712890678
Email: khalid@alladinbuilders.com, Please visit us at : www.alladinbuilders.com

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-224757
(Mob.): " 9464066686
(Mob.): " 9915379255
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 62 Thursday 3 Oct 2013 IssueNo.40

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air: 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian Dollar

''ردّ کیے جانے والے اعمال'' آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضرت معاذؓ کو بیان فرمودہ ایک انذاری حدیث کی پُر بصیرت تشریح

مکرم اعجاز احمد کیانی صاحب شہید کراچی، اور مکرم عبدالحمید مومن صاحب درویش قادیان کا ذکر خیر

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 20 ستمبر 2013 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ہر شخص کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کا خوف کرے اور اللہ تعالیٰ کا خوف اُس کو بہت سی نیکیوں کا وارث بنائے گا۔ پھر فرمایا کہ اصل بات یہ ہے کہ اچھا اور نیک تو وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کی پرکھ سے اچھا نکلے۔ بہت لوگ ہیں جو اپنے آپ کو دھوکہ دیتے ہیں اور سمجھ لیتے ہیں کہ ہم متقی ہیں مگر اصل میں متقی وہ ہے جس کا نام اللہ تعالیٰ کے دفتر میں متقی ہو۔

پس یہ وہ اہم نصیحت ہے جو اگر ہمارے سامنے ہو تو ہم اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی اور اُس کے بندوں کے حقوق بھی اُس کا حق ادا کرتے ہوئے ادا کرنے والے ہوں گے لیکن اگر ہم اپنے زعم میں عبادتیں کرنے والے اور اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے والے اپنے آپ کو سمجھتے ہیں لیکن ان تمام باتوں میں کسی بھی قسم کی بناوٹ یا دکھاوا ہے یا ہم عبادتیں تو کر رہے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی مخلوق کا حق ادا نہیں کر رہے تو ایسی عبادتیں بھی خدا تعالیٰ کی نظر میں مقبول عبادتیں نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والا نہیں بناتی، جو مقصد ہے ایک انسان کا عبادت کرنے کا۔ اس وقت میں ایک نصیحت یا وصیت جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ کو کی تھی، آپ کے سامنے پیش کروں گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن حضرت معاذ سے فرمایا۔ **یا معاذ انی محدثك بحدیث اِن أنت حفظته نفعك**۔ اے معاذ! میں تجھے ایک بات بتاتا ہوں، اگر تو نے اُسے یاد رکھا تو یہ تمہیں نفع پہنچائے گی اور اگر تم اُسے بھول گئے تو اللہ تعالیٰ کا فضل تم حاصل نہیں کر سکو گے اور تمہارے پاس نجات حاصل کرنے کے بارے میں اطمینان کے لئے کوئی دلیل باقی نہیں رہے گی۔ فرمایا کہ اے معاذ! اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے سے پہلے سات دربان فرشتوں کو پیدا کیا۔ یعنی روحانی بلندیوں تک پہنچنے کے سات درجے ہیں اور اس کے مطابق انسان وہاں تک پہنچتا ہے۔ اور ان فرشتوں میں سے ایک ایک کو ہر آسمان پر بطور بوّاب یعنی دربان کے طور پر مقرر کر دیا ہے۔ اُن کی ڈیوٹی یہ ہے کہ تم اپنی اپنی جگہ پر رہو اور صرف اُن لوگوں کو یہاں سے گزرنے دو جن کے گزرنے کی ہم اجازت دیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ فرشتے جو انسان کے اعمال کی حفاظت کرتے ہیں اور اُن کا روزنامچہ لکھتے ہیں، خدا کے ایک بندے کے اعمال لے کر جو اُس نے صبح سے شام تک کیے تھے، آسمان کی طرف بلند ہوئے اور ان اعمال کو اُن فرشتوں نے بھی پاکیزہ سمجھا تھا، کہ بہت اچھے اعمال ہیں یہ لیکن جب وہ اعمال لے کر پہلے آسمان پر پہنچے تو انہوں نے دربان فرشتے سے کہا کہ ہم خدا تعالیٰ کے حضور ایک بندے کے اعمال پیش کرنے آئے ہیں۔ یہ اعمال بہت پاکیزہ ہیں تو اس فرشتے نے کہا، ٹھہر جاؤ تمہیں آگے جانے کی اجازت نہیں۔ تم واپس لوٹو اور جس شخص کے یہ اعمال ہیں، اُنہیں اُس کے منہ پر مارو۔ خدا تعالیٰ نے، دربان کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے یہاں یہ ہدایت دے کر کھڑا کیا ہے کہ میں کسی غیبت کرنے والے بندے کے اعمال کو اس دروازے میں سے نہ گزرنے دوں اور یہ شخص جس کے تم اعمال خدا تعالیٰ کے حضور پیش کرنے آئے ہو، یہ تو ہر وقت غیبت کرتا رہتا ہے۔ لوگوں کے پیچھے اُن کی باتیں کرتا رہتا ہے۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچھ اور فرشتے ایک اور بندے کے اعمال لے کر آسمان کی طرف چڑھے۔ وہ فرشتے آپس میں باتیں کر رہے تھے کہ یہ اعمال بڑے پاکیزہ ہیں اور یہ بندہ اُنہیں بڑی کثرت سے بجا لا رہا ہے اور چونکہ ان اعمال میں غیبت کا کوئی شائبہ نہیں تھا اس لئے پہلے آسمان کے دربان اور حاجر فرشتے نے اُنہیں آگے گزرنے دیا لیکن جب وہ دوسرے آسمان پر پہنچے تو اُس کے دربان فرشتے نے اُنہیں پکارا کہ ٹھہر جاؤ۔ واپس لوٹو اور ان اعمال کو ان کے بجا لانے والے کے منہ پر مارو۔ اُس فرشتے نے کہا کہ میں فخر و مباہات کا فرشتہ ہوں اور خدا تعالیٰ نے مجھے اس لئے یہاں مقرر کیا ہے کہ میں کسی بندے کے ایسے اعمال کو یہاں سے نہ گزرنے دوں جن میں فخر و مباہات کا بھی کوئی حصہ ہو اور وہ اپنی مجالس میں بیٹھ کر بڑے فخر سے اپنی نیکی کو بیان کرنے والا ہو۔ یہ شخص جس کے اعمال لے کر تم یہاں آئے ہو، لوگوں کی مجالس میں بیٹھ کر اپنے ان اعمال پر فخر و مباہات کا اظہار کیا کرتا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر فرشتوں کا ایک اور گروہ ایک اور بندے کے اعمال لے کر آسمان کی طرف بلند ہوا اور وہ ان فرشتوں کی نگاہ میں بھی کامل نور تھے، ایسے اعمال تھے جو بڑے چمکدار تھے۔ ان اعمال میں صدقہ و خیرات بھی تھا، روزے بھی تھے، نمازیں بھی تھیں اور وہ محافظ فرشتے تعجب کرتے تھے کہ خدا تعالیٰ کا یہ بندہ کس طرح اپنے رب کی رضا کی خاطر محنت کر رہا ہے اور چونکہ ان اعمال میں غیبت کا کوئی حصہ نہیں تھا، ان میں فخر و مباہات کا بھی کوئی حصہ نہیں تھا، اس لئے پہلے اور دوسرے آسمان کے دربان فرشتوں نے اُنہیں گزرنے دیا، لیکن جب وہ تیسرے آسمان کے دروازے پر پہنچے تو اُس کے دربان فرشتے نے کہا، ٹھہر جاؤ۔ **اضربوا بهذا العمل وجه صاحبه** کہ جس شخص کے یہ اعمال ہیں، تم خدا تعالیٰ کے حضور جن کو پیش کرنے جا رہے ہو، اُس کے پاس واپس لے جاؤ اور ان اعمال کو اُس کے منہ پر مارو۔ فرشتے نے کہا کہ میں تکبر کا فرشتہ ہوں، مجھے تیسرے آسمان کے دروازے پر اللہ تعالیٰ نے یہ ہدایت دے کر کھڑا کیا ہے کہ اس دروازے سے کوئی ایسا عمل آگے نہ گزرے جس کے اندر تکبر کا کوئی حصہ ہو۔ اور یہ شخص جس کے اعمال تم اپنے ساتھ لائے ہو، یہ بڑا متکبر تھا یا ہے، وہ اپنے آپ کو ہی سب کچھ سمجھتا ہے اور دوسروں کو حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے اور ان سے تکبر اور اباء کا سلوک کیا کرتا ہے۔ اور وہ اپنی مجالس میں گردن اونچی کر کے بیٹھنے والا ہے۔ اس کے اعمال گو تمہاری نظر میں اچھے نظر آ رہے ہیں لیکن وہ خدا تعالیٰ کی نظر میں مقبول نہیں۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک چوتھا گروہ ایک اور بندے کے اعمال لے کر آسمان کی طرف بلند ہوا۔ وہ اعمال ان فرشتوں کو کوکبٌ دری، یعنی روشن ستارے کی طرح خوبصورت معلوم ہوتے تھے۔ اُن میں نمازیں بھی تھیں، تسبیح بھی تھی، حج بھی تھا، عمرہ بھی تھا۔ وہ فرشتے یہ اعمال لے کر آسمان کے بعد آسمان اور دروازے کے بعد دروازے سے گزرتے چوتھے آسمان کے دروازے پر پہنچے۔ تو اُس کے دربان فرشتے نے اُنہیں کہا۔ ٹھہر جاؤ۔ تم یہ اعمال اُن کے بجا لانے والے کے پاس واپس لے جاؤ اور اُس کے منہ پر دے مارو۔ اُس فرشتے نے کہا کہ میں خود پسندی کا فرشتہ ہوں اور اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں اُس شخص کے اعمال کو جس کے اندر عجب پایا جاتا ہے، گویا وہ اپنے نفس کو خدا تعالیٰ کا شریک سمجھتا ہو اور خود پسندی کا احساس اُس کے اندر پایا جائے اور اُس میں خدا تعالیٰ کی بندگی کا احساس نہ پایا جاتا ہو، اس چوتھے آسمان کے دروازے سے اُسے نہیں گزرنے دیا جا سکتا کیونکہ میرے رب کا مجھے یہی حکم ہے کہ یہ شخص جب کوئی کام کرتا تھا تو خود پسندی کو اُس کا ایک حصہ بنا دیتا تھا، اُس کے اعمال اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں مقبول نہیں ہیں۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتوں کا ایک پانچواں گروہ ایک اور بندے کے اعمال لے کر آسمانوں کی طرف بلند ہوا۔ ان اعمال کے متعلق ان فرشتوں کا خیال تھا کہ ''**کانه العروس المزفوفة الی بعلها**'' وہ ایک سجی سجائی سولہ سنگھار سے آراستہ دلھن کی طرح ہے جو خوشبو پھیلاتی ہے اور اپنے دلہا کے سامنے پیش کی جاتی ہے۔ لیکن جب وہ چاروں آسمانوں پر سے گزرتے ہوئے پانچویں آسمان پر پہنچے تو اُس کے دربان فرشتے نے کہا کہ ٹھہر جاؤ، ان اعمال کو واپس لے جاؤ اور اس شخص کے منہ پر مارو اور اُسے کہہ دو کہ تمہارا خدا ان اعمال کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں کیونکہ میں حسد کا فرشتہ ہوں اور میرے خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ ہر وہ شخص جس کو حسد کرنے کی عادت ہو، اُس کے اعمال پانچویں آسمان کے دروازے میں سے نہ گزرنے دوں گا۔ یہ شخص ہر علم حاصل کرنے والے اور نیک اعمال بجالانے والے پر حسد کیا کرتا تھا۔ میں اس کے اعمال کو اس دروازے میں سے نہیں گزرنے دوں گا، کسی بھی عالم کو دیکھتا تھا، کسی بھی اچھے کام کرنے والے کو دیکھتا تھا تو حسد کرتا تھا۔ اس لئے یہ سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کہ یہاں سے گزر سکے۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتوں کا ایک چھٹا گروہ ایک اور بندے کے اعمال

(باقی صفحہ ۱۵ پر ملاحظہ فرمائیں)

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان